

دورِ حاضر کی مستند تفاسیر کا جامع خزانہ

گلدستہ تفاسیر

جلد - ۴

ترقیہ

حضرت مولانا محمد القیوم رحمۃ اللہ علیہ

مستشرق خاص

شیخ الیوم حضرت مولانا محمد القیوم رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ

ہمشہ در خدمت

حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب سیمبر العلوم و جمہ

حضرت علامہ ذاکر خالد محمود صاحب مدظلہ العالی

مفسر قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری مدظلہ

حضرت مولانا محمد موسیٰ کرمانوی مدظلہ العالی

ادارۃ کالیفات اشرفیہ

بک نور امت ن پکستون

Phone: 4449513 4418246 Email: info@international.net.pk (shaq99@yahoo.com)

اول مکمل تفسیر عثمانی

تفسیر مظهری

تفسیر عزیز

تفسیر ابن کثیر

معارف القرآن

حضرت مولانا مفتی اعظم

معارف القرآن

حضرت مولانا کاظم علی

تفسیر میرٹھی

مولانا شیخ امجد علی رحمان

تفسیر ابن کثیر

حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری مدظلہ

حضرت مولانا محمد موسیٰ کرمانوی مدظلہ العالی

حضرت مولانا محمد اسلم شیخ پوری مدظلہ

حضرت مولانا محمد موسیٰ کرمانوی مدظلہ العالی

فہرست عنوانات

(سورۃ الحجر تا سورۃ الحج)

۳۷	سورۃ صبح	۱۹	ترجمہ اہل بیت علیہم السلام	۳۱	ترجمہ اہل بیت علیہم السلام
۳۸	الاعراف	۲۰	الحجرات	۳۲	الحجرات
۳۹	مائدہ	۲۱	الحجرات	۳۳	الحجرات
۴۰	نور	۲۲	الحجرات	۳۴	الحجرات
۴۱	نور	۲۳	الحجرات	۳۵	الحجرات
۴۲	نور	۲۴	الحجرات	۳۶	الحجرات
۴۳	نور	۲۵	الحجرات	۳۷	الحجرات
۴۴	نور	۲۶	الحجرات	۳۸	الحجرات
۴۵	نور	۲۷	الحجرات	۳۹	الحجرات
۴۶	نور	۲۸	الحجرات	۴۰	الحجرات
۴۷	نور	۲۹	الحجرات	۴۱	الحجرات
۴۸	نور	۳۰	الحجرات	۴۲	الحجرات
۴۹	نور	۳۱	الحجرات	۴۳	الحجرات
۵۰	نور	۳۲	الحجرات	۴۴	الحجرات
۵۱	نور	۳۳	الحجرات	۴۵	الحجرات
۵۲	نور	۳۴	الحجرات	۴۶	الحجرات
۵۳	نور	۳۵	الحجرات	۴۷	الحجرات
۵۴	نور	۳۶	الحجرات	۴۸	الحجرات
۵۵	نور	۳۷	الحجرات	۴۹	الحجرات
۵۶	نور	۳۸	الحجرات	۵۰	الحجرات
۵۷	نور	۳۹	الحجرات	۵۱	الحجرات
۵۸	نور	۴۰	الحجرات	۵۲	الحجرات
۵۹	نور	۴۱	الحجرات	۵۳	الحجرات
۶۰	نور	۴۲	الحجرات	۵۴	الحجرات
۶۱	نور	۴۳	الحجرات	۵۵	الحجرات
۶۲	نور	۴۴	الحجرات	۵۶	الحجرات
۶۳	نور	۴۵	الحجرات	۵۷	الحجرات
۶۴	نور	۴۶	الحجرات	۵۸	الحجرات
۶۵	نور	۴۷	الحجرات	۵۹	الحجرات
۶۶	نور	۴۸	الحجرات	۶۰	الحجرات
۶۷	نور	۴۹	الحجرات	۶۱	الحجرات
۶۸	نور	۵۰	الحجرات	۶۲	الحجرات
۶۹	نور	۵۱	الحجرات	۶۳	الحجرات
۷۰	نور	۵۲	الحجرات	۶۴	الحجرات
۷۱	نور	۵۳	الحجرات	۶۵	الحجرات
۷۲	نور	۵۴	الحجرات	۶۶	الحجرات
۷۳	نور	۵۵	الحجرات	۶۷	الحجرات
۷۴	نور	۵۶	الحجرات	۶۸	الحجرات
۷۵	نور	۵۷	الحجرات	۶۹	الحجرات
۷۶	نور	۵۸	الحجرات	۷۰	الحجرات
۷۷	نور	۵۹	الحجرات	۷۱	الحجرات
۷۸	نور	۶۰	الحجرات	۷۲	الحجرات
۷۹	نور	۶۱	الحجرات	۷۳	الحجرات
۸۰	نور	۶۲	الحجرات	۷۴	الحجرات
۸۱	نور	۶۳	الحجرات	۷۵	الحجرات
۸۲	نور	۶۴	الحجرات	۷۶	الحجرات
۸۳	نور	۶۵	الحجرات	۷۷	الحجرات
۸۴	نور	۶۶	الحجرات	۷۸	الحجرات
۸۵	نور	۶۷	الحجرات	۷۹	الحجرات
۸۶	نور	۶۸	الحجرات	۸۰	الحجرات
۸۷	نور	۶۹	الحجرات	۸۱	الحجرات
۸۸	نور	۷۰	الحجرات	۸۲	الحجرات
۸۹	نور	۷۱	الحجرات	۸۳	الحجرات
۹۰	نور	۷۲	الحجرات	۸۴	الحجرات
۹۱	نور	۷۳	الحجرات	۸۵	الحجرات
۹۲	نور	۷۴	الحجرات	۸۶	الحجرات
۹۳	نور	۷۵	الحجرات	۸۷	الحجرات
۹۴	نور	۷۶	الحجرات	۸۸	الحجرات
۹۵	نور	۷۷	الحجرات	۸۹	الحجرات
۹۶	نور	۷۸	الحجرات	۹۰	الحجرات
۹۷	نور	۷۹	الحجرات	۹۱	الحجرات
۹۸	نور	۸۰	الحجرات	۹۲	الحجرات
۹۹	نور	۸۱	الحجرات	۹۳	الحجرات
۱۰۰	نور	۸۲	الحجرات	۹۴	الحجرات

۸۱	۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۶	۸۷	۸۸
۸۹	۹۰	۹۱	۹۲
۹۳	۹۴	۹۵	۹۶
۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱۰۱	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۴	۱۱۵	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷	۱۲۸
۱۲۹	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۸	۱۳۹	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷	۱۴۸
۱۴۹	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲
۱۵۳	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۲	۱۶۳	۱۶۴
۱۶۵	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶
۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳	۱۸۴
۱۸۵	۱۸۶	۱۸۷	۱۸۸
۱۸۹	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵	۱۹۶
۱۹۷	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۰
۲۰۱	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷	۲۰۸
۲۰۹	۲۱۰	۲۱۱	۲۱۲
۲۱۳	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹	۲۲۰
۲۲۱	۲۲۲	۲۲۳	۲۲۴
۲۲۵	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱	۲۳۲
۲۳۳	۲۳۴	۲۳۵	۲۳۶
۲۳۷	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳	۲۴۴
۲۴۵	۲۴۶	۲۴۷	۲۴۸
۲۴۹	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۸	۲۵۹	۲۶۰
۲۶۱	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷	۲۶۸
۲۶۹	۲۷۰	۲۷۱	۲۷۲
۲۷۳	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰
۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴
۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲
۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰

۱۱۳	ایمان کی شرط	۱۰۱	لحاظ دیگر اور بھی	۹۸	اللہ کی صفاتی پر مبنی مثال
۱۱۴	مذمت علیہ	۱۰۲	اس آیت کی تفسیر	۹۹	دوسری مثال
۱۱۵	محبت کے ثمرے	۱۰۳	عدل اور عدل اور غیر	۹۹	شرک و کفر کے بارے میں جو کچھ
۱۱۶	دعا کی ضرورت	۱۰۴	اس آیت کی تفسیر	۹۹	صرف نہ کہ یہ خدا اور مخلوق کا کام
۱۱۷	سورۃ بقرہ	۱۰۵	اس آیت کے نزول کا موجب	۹۹	نیاست بلکہ پیغمبر کی پہلے پہل سے
۱۱۸	سورۃ بقرہ	۱۰۶	حکام بن علی بن ابی طالب کے قول میں ایمان	۱۰۰	اللہ کا اس پر کوئی بھی اثر نہیں
۱۱۹	اللہ کا نام	۱۰۷	کاروانہ	۱۰۰	کافی ہے کہ اللہ کی صفات اور صفات
۱۲۰	اللہ کی صفات	۱۰۸	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	خدا کا جو یہ ہے
۱۲۱	اللہ کی صفات	۱۰۹	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	یہ عدل کو خدا میں اور اللہ کے
۱۲۲	اللہ کی صفات	۱۱۰	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۳	اللہ کی صفات	۱۱۱	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۴	اللہ کی صفات	۱۱۲	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۵	اللہ کی صفات	۱۱۳	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۶	اللہ کی صفات	۱۱۴	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۷	اللہ کی صفات	۱۱۵	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۸	اللہ کی صفات	۱۱۶	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۲۹	اللہ کی صفات	۱۱۷	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۰	اللہ کی صفات	۱۱۸	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۱	اللہ کی صفات	۱۱۹	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۲	اللہ کی صفات	۱۲۰	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۳	اللہ کی صفات	۱۲۱	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۴	اللہ کی صفات	۱۲۲	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۵	اللہ کی صفات	۱۲۳	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۶	اللہ کی صفات	۱۲۴	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۷	اللہ کی صفات	۱۲۵	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۸	اللہ کی صفات	۱۲۶	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۳۹	اللہ کی صفات	۱۲۷	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۰	اللہ کی صفات	۱۲۸	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۱	اللہ کی صفات	۱۲۹	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۲	اللہ کی صفات	۱۳۰	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۳	اللہ کی صفات	۱۳۱	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۴	اللہ کی صفات	۱۳۲	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۵	اللہ کی صفات	۱۳۳	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۶	اللہ کی صفات	۱۳۴	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۷	اللہ کی صفات	۱۳۵	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۸	اللہ کی صفات	۱۳۶	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۴۹	اللہ کی صفات	۱۳۷	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر
۱۵۰	اللہ کی صفات	۱۳۸	اللہ کی صفات کا ذکر	۱۰۱	اللہ کی صفات کا ذکر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کلمہ ہر اک سنکا تھا۔ جب کہ کوئی سیدہ چوٹی اور نقیب کا وقت آجپا ایک دہائی عادت کر لی گئی۔ سو وہ وہ کلمہ بھی اجمالِ اخیر پر ضرورتاً سنا۔ یہاں کاہنٹ آئے گا وہاں عزت کی مجلس نکھرے۔ دہائیوں کی ہادی ہے جس میں خدائی بہت ہی پختہ ہیں مثلاً ان میں سے بعض قبا ہر کی بار بار کاہنٹ دہر دہر ہے۔ غرض نقیب کی صحت میں اس کے لئے کوئی کلمہ کی صورت نہیں۔

وَأَسْنِیْ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا

نہ سہت کر رہے کوئی فرقہ اپنے وقتِ سفر سے

یَسْتَأْخِرُونَ ﴿۱۰﴾

اور نہ پچھرتا ہے

محسنِ وقت نہیں ملے گا:

مجلسِ ام ہر کی تحفیں نہیں بلکہ ہر قوم کے عروج و زوال پر موت و حیات کی جو یہاں ضرر ہے وہاں سے ایک پکڑا کے پیچھے نہ رہتی۔

وَقَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ

اور کہہ کچھ ہیں اے: وہ شخص جس پر آیت قرآن (اصحٰت) ا

أَنَّا لَكُم مَّعْجُونٌ ﴿۱۱﴾

تو ہے شک و ہمت ہے

مشرکین کا استہزاء:

مشرکین نے یہ الطامحانِ طبعی، استہزاء و اختلاف کہتے تھے کہ اپنی آپ سب سے آگے جو کہ خدا کے یہاں سے قرآن لے آئے، ہر سو و احمق و جہلِ خدا سے لے کر ہر سو کی دنیا کو اعلیٰ علم دیا ہے، جو وہی ہے کہ فرمیں علیٰ غالب: ہاں گا اور ایک وقت آئے گا کہ مغربی حسرت سے کہیں کے کہیں ہم مسلمان ہو جائے، یہ کوئی عمل، ہوش کی و جسم ہیں؟ اعلیٰ دہائی پر آئی ہے اور تو چہ کرنا ہے جو کچھ کی ہر سہارا وقت نہیں رکھتا۔ (تجلیا: ۱۸)

أَوَمَا أَتَيْنَا بِالْكِتَابِ الْكُرْآنِ كُنْتُمْ

کہاں نہیں ملے آتے کتاب سے پس (مشتوں کو

الضُّلَّالِیْنَ ﴿۱۲﴾

اگر نہ چاہے

تو حفاظت قرآن کی فائدہ داری میں جیت میں کتنی قہری نے خود اپنے دوسے قرآن کے جس میں طرح افکار قرآنی کی حفاظت کا وعدہ اور سہ داری ہے اسی طرح معافی اور صفا میں قرآن کی حفاظت اور سختی پر غیبت سے اس کے کھول رہے ہیں، سہ داری اللہ تعالیٰ ہی نے لے لے ہے۔

اور یہ ہے کہ معافی قرآن، اپنی جن میں ہی تقسیم کرنے کے لئے رسولِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دیا، یہاں کہ جیسا کہ قرآن میں کلمہ لکھا گیا ہے **بِشَيْءٍ مِّنْ عِندِ رَبِّكَ فَهَرَّجَتْ**، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ آپ تلواریں لوگوں کو تسلیم اور کام کا جبران کے لئے ازل کیا گیا ہے۔ اور سہ داری میں اس سے کہیں۔ **يَعْلَمُ الْغُيُوبُ لِيَكْتُبَ الْوَكُوفَاتِ**، اور ہی لے لے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اور ہر جہت معاف، یعنی میں تو معاف بنا کر بھیجا گیا ہوں، اور جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معافی قرآن کے بیان اور تسلیم کے لئے بھیجا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کہیں اقبال و اضل کے لئے یہ تسلیم ہی، انہی اقبال و اضل کا، مہدی سے ہے۔

مطلقاً احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر محفوظ کہنے والا درحقیقت قرآن کو غیر محفوظ کہتا ہے:

جولوگ انہی، یا کہیں معاف میں و احادیث سے ہیں کہ احادیث کا ذخیرہ جو سہرہ کتبہ میں موجود ہیں وہاں سے لے کر اعلیٰ اعتبار نہیں کہ وہ زیادہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جیت جیت میں وہاں کیا گیا ہے، ازل قرآن کا یہ کہہ بھی سکتا ہیں، لیکن جو سہرہ کے لئے نہ صرف انہی احادیث و احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شروع ہو گیا تھا، بعد میں اس کی تکمیل ہوئی اس کے علاوہ سہرہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت تفسیر قرآن اور معافی قرآن ہیں وہاں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ہی پر چھوڑ دیے ہوئے ہیں کہ قرآن کے سرفہ الافاضل و جاہلی معالی (یعنی وہاں سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ضائع ہو جائیں؟ دوسرا ضلِ امرا

وَمَا أَهْمُكُم مِّنْ قُرْآنٍ وَلَا ذِكْرٍ لَّكُم

اور کوئی اہم نہیں ہے تم کے لئے قرآن کا وقت آگیا ہوا تھا

مَعَاذُكَ ﴿۱۳﴾

سفر

صہبت پر مغرور نہ ہوں:

یعنی میں نہ سرفراز ہوں پہلے ہلاکت کی جس خدا کے علم میں ہر ایک سہرہ ہلاکت کا ایک وقت ہے جس میں نہ جوں چاک ہوئی تھی، غفلت و ہمت خدا

وَحَفِظْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ رَحِيمًا ۝

۱۱۔ محفوفہ رکعہ ششم نے صلیب پر بیٹھا چھوٹے سے منبر

فَمِنْ أَسْرَقِ السُّمَةِ فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ

$$v_1 = \frac{1}{2} \left(\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 \\ 1 \end{pmatrix} + \frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 \\ -1 \end{pmatrix} \right) = \begin{pmatrix} 1 \\ 0 \end{pmatrix}$$

179

2. *Staphylococcus aureus*

مسطح نول کی چوڑی و اسد:

میرے اہل خانہ کو ان کے لیے کھانا بھیج دیا۔ وہ بھی کھانے پر تیار تھے۔

بہاؤ الدین شریانی طبرستان کے تخلص کے تحت شاعر تھے۔ ان کا زمانہ

۱۰۔ غلامی سے بڑھ کر کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ غلامی سے بھی بڑھ کر۔

ہی ہے۔ عجمی ان کے اصرار پر یہ کہہ کر کوئی اور سے گفتگو کرنا چاہتا ہے کہ ان کے ہوتے ہوئے وہ ان کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔

فرقہ نشینی کی طرف سے ایسی ہیئتیں بنائی گئیں جو کہ ان کے عقائد کے مطابق تھیں۔

اس طرح (اوپر) میری تہاں اٹھ کر اترے ہیں، یہ بھی وہی شخص (جی)

ہے۔ ان حکومت کے کمال بھی مصیبت کا شکار ہوئے۔ ان کی حکومتوں کا جواب

[illegible][illegible]

اور ان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔ ان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔ ان کے لیے یہ سب کچھ ہے۔

کتابخانه کاغذی

[illegible]

اور زمین پر ایک نیا عالم پیدا ہو گا جس میں نہ اس کا کوئی غلام اور نہ ہی اس کے لئے کوئی جبر ہوگا۔

میں نے اس کے لئے ایک خاص مقام چنا ہے۔

اسی سے ظہری نے یحییٰ کی بیوی کا سر پہرہ باندھا اور اس کا منہ کھٹکتا رہا۔

پرتوں کے تلف نظر کے مطالعہ سے یہاں: (نئے میں جبر) میں بھی اس
نفس کے جبر کا مطالعہ ہوتا ہے۔

[illegible]

عزت پرستی خدای تعالیٰ کے لئے قربان کیا ہے۔ (اے اہل ہندوستان)

وزیراعلیٰ پنجاب

آسمان کے ستارے قدرت کے نشان ہیں:

یعنی آج کل کے گھڑوں سے زینٹ افی۔ زینٹ کے وقت چپ ہوں

[illegible]

جس کے لئے اس مقرر کے مکان کی کوئی ضمانت نامہ دیا نہ گیا اور وہ بھی یہ کہ اس کے لئے کوئی رقم نہ دی گئی۔

یہاں کو جانے کے لئے کی ضرورت تھی۔ ان تمام چیزوں کو جاننے کے لئے

بہت اچانک سے حواس بڑھ گئے۔ ایسے دھمکی فون آئیں کہ رقیبوں نے

پاپا معصومیت کا سرور ہے، اگر آئندہ وہ بھی جیسا کہ اس کا چچا

یہ نیا مذاکرہ تقریباً ۱۹۷۱ء میں شروع ہوا ہے۔

نصرہ و قلم کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ قلم کے لیے کیا جانے والے اسکاں سے اور ہرے چنے
کاتے چنے والی آیت کی زبان سے مراد ان کی کئی جہاں پر جوست ہے: ۱۔ اعلان

میں آتا ہے۔ اس وقت کے اصطلاحی معنی کا ترجمہ ذیل امر پر موقوف ہے کہ حاکمان، اہم قزاقے ہوتے، بالخصوص برطانیہ کی کونسلوں

نے گھومنے سے سب پر غصہ گھونٹنے پر مجبور رہا، مگر غصہ تو کیا؟

انھیں یہاں سے بھی وفاق نہ رہے کہا جاتا ہے، اے کے لئے بھی ایک منظر

انصار میں لڑا جب وہیں پہنچے تو انھوں نے ان کے منظر پر تو کم و بیش ان کے

انھیں جو کئے انہیں سے چار گویہ جو ہو جائیں اور جو آتے ہیں ان میں شہر بوقت نماز۔
اور قرآن اور اذان کا نام پڑھ کر گھر سے شہر سے ۲۴ گزوں کی مسافت چلتے

[illegible]

ہے جس میں ہرگز کاغذ اس سے مناسب نہیں ہے اور قیمت کے لحاظ سے

آپ کو یہ خبر دے کر ہمارے دل کیسے کھٹکتی ہے۔

کی کہو تاش، وہن لیے میں فرمے، "مظہر سرکار" پر ہاتھیں پھیلے، اس نے
 بیٹھ کر کئی انگارے، پٹاٹھیں ۲۰-۱۰ انگارے، اسے کوئی قدم ۵-۶ ہے، کئی کچھ
 یہ پٹاٹھیں ۱۰-۱۲ کئی اور سرسبب، شہت اٹھی حمل ۲۰-۱۰ کوئی ۱۰-۱۲ اور
 ہاتھ ۱۰-۱۲ ہے، اور سرسبب ۱۰-۱۲ ہے، جو زمین پر تر خشکوں میں مسافروں
 کو سہارے دینے سے بڑھتا ہے۔

خداوند فیضہ پر فرشتوں کی طاعت اور شیطانوں کی چوری۔

حضرت امام ربانی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب قحط میں بھی خدا کی کام کا فیصلہ کرنا ہے تو اوستہ امام حرم کے ذریعہ
 اور فرشتے سے باز رہنا چاہئے، میں اس کی آواز دہرائی ہے، یہ ہے جو فرشتے
 پہنیں، کہ ان کی زچہ کے گھٹنے سے ہوتی ہے، جب ان سے خوف اور ہراس ہے
 تو (آسمان میں) پوچھتے ہیں تمہارے۔ آپ نے یا مہاراجہ اور سے فرماتے جواب
 دیتے ہیں، نہ کچھ کہنا، نہ چاہیے، حق ہے، وہی (سب سے) بڑا ہے، اس بات
 چاہیے کہ سنے، دالے، کتب، گو، آپ کی گئے ہوئے، جن پنج چیز (سب سے)
 ۱۰-۱۲ چوری سے سنے، کوئی بات میں بات سے ہوا ہے، لیکن لے کر، کتا
 ہے، اور کچھ ۱۰-۱۲ پانچ سے نیچے، لڑکھانے، پانچ میں طبعی سب سے نیچے،
 وہ کہہ کر یا کہن کی زبان پر، بات سے کہنے کی آواز دہرائی ہے، لیکن لے کر،
 تک پہنچنے سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 پہنچنے سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 سوچنے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 سنے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 بات پہلے کی کہہ کر، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 دوسری خواہش کی بھی خود حق کی جائے ہے۔ اور وہاں کئی۔

جنہوں نے اپنی مملکت سے ہٹا کر، کہ حضرت ماکہ کے قریب میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے، ماکہ فرشتے، دل میں فرماتے ہیں
 اور وہ اس بات کا ترجمہ وہ ہے، جس کا فیصلہ آسمان پر ہے، چاہے وہ کئی
 شیطان اور کوئی، اس سے کہہ کر، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 ہاتھ ان میں اپنی طرف سے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 جہاں کی بھی ہے، اور جنہوں کی بھی، خدا میں لڑی ہے، (تشریف فرما)

شہاب ثاقب:

ان آیات سے ایک تو یہ بات ہے کہ شیطان کی رسولی آسمانوں تک
 نہیں پہنچتی، البتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق،
 اور آدم و حوا علیہ السلام کو جو کہ میں جتنا کہ خود پر سب سے بڑا ہے، اللہ کے
 زمین پر غزول سے پہلے کے واقعات ہیں، اس وقت تک جہاں شیطان

شیطانوں کی آواز کے خلاف میں کوئی کوئی چیز نہیں، بخیر، کوئی کوئی
 تھا، اس قدر عمل میں کہ کئی شیطان کی کائنات میں، اور فرسکہ کے بارے میں
 پہنچتی ہے، بعد کے دہائی کے اصطلاحات اور فیصلوں پر بحث ہے، جس میں حاصل
 کر لے، دینی، چاہے کہ وہ اور وہم و غشوں سے کہہ کر، اس کے حق حقیقی
 نے اور وہم و غشوں کی تصدیق فرمائی جائے، وہ چاہتا تھا، اس سے بھی
 مانہ، یا فرمے، اس کی حکمت کے حقائق کو بھی، اور فرشتوں میں، اور فرشتوں
 کو جن کی بات سے معلوم ہے کہ کئی خواہش اور طاعت سے باز آگئے، اس کے حق
 طویل بہت اور طویل سے سب، اس کی ہر چیز میں اس کی ہر گھنٹہ کو حکمت تو
 سب کو اپنی ہر گھنٹہ کی حکمت میں بھی کھلا۔

(تشریف فرما میں، شہاب ثاقب کے بارے میں، اس کے بارے میں، اس کے بارے میں،
 بہتر طرح نقیب جوتانی اور کئی کی بندہ ترویج کی تحقیق کرنے والے
 کرنے، اسے جہاں اور وہ سب، ان کا یہ انجام، دیکھ کر، اس کی کم ہمتی، نہیں
 کرتے، اس کی ہر طبع میں، مسئلہ ہے، اور وہ کئی کئی بار، اور پانچ سے پہلے،
 قرآن و حدیث سے نہیں، کیا گیا کہ سب کا وہ اور اس میں، ہر شیطان میں، کئی
 ہوتے ہیں، لیکن جہاں کے دور سے اور بہت سے صحابہ و اہل بیت ہیں۔ اور
 سب ضرورت ہے کہ کئی ایسا، اور وہ اللہ تعالیٰ علیہ السلام، (تشریف فرما)

آسمانوں پر شیطانوں کی کئی پابندی:

بہتوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول لکھا ہے کہ پہنچا آسمانوں تک پہنچنے سے
 شیطانوں کی داک کوئی نہیں، وہ ماکہ آسمانوں کی فرمیں لے، اور کائنات کے
 دلوں میں داک کرتے تھے، جب حضرت یحییٰ بن یونس نے اپنے تئیں بدلی آسمانوں
 پر پڑے، شیطانوں کو روک دیا، کیا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملامت
 سنا، ملامت دلی، اور آسمانوں تک پہنچنے کی بھی نہایت کردی، اس کی اب جو کئی
 شیطان چوری چھپے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے، اور پانچ سے پہلے،
 کئی کئی اور، چاہے وہ شیطانوں کی سب کمال غرض ہوگی تو انہوں نے
 اس کی غایت بھی سے کی، لیکن اسے کہہ کر، میں اپنے کوئی نہ ملامت ہوا
 ہے، چاہے وہ شیطانوں میں رہے، اور وہیں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 قرآن کی تلاوت کرتے دیکھنے لگے، اور کئی بات یہ ہوئی ہے

شیطانوں پر شعلے پڑنا:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "شیطانوں کی شعلے ہیں، اور چوری
 سے اس بات سے کہ میں نے فرمایا، "شیطانوں کی شعلے ہیں، اور چوری
 خطہ و ساراں سے لکھا ہے۔ انہوں نے چوری سے سنے، اور چھپے سے شعلہ
 آگ میں پڑے، کی یہ شعلیں جلاں ہے کہ شیعہ میں لیے سے آسمان دیا، تک ایک
 کے اور پانچ ساراں کو (سب) سب کمال چاہتے ہیں، اور چوری چھپے فرشتوں

نے محمود سے کہی کہ جو راتوں کے لیے تیرا خیابان ہے وہ میرے لیے بھی ہے۔
 میں نے اسے لے کر اٹھ کر نوب کا خطا استعمال کرتے ہوئے کھانسی کی۔

جواب دے کہ کسان دوڑوں باتوں میں کوئی توجہ نہ دے گا، اختلاف نہیں ہو گا۔
 اس لئے ذیل باتوں میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں، اس پر کوئی توجہ
 نہیں کرے گی کیونکہ یہ باتیں اس کے کوئی مسئلہ حل نہ کرے گی اور نہ وہ
 حالات کے حل بنی ہوئی ہے۔ یہ باتیں اگرچہ درست ہوں گی مگر یہ سب سے
 پہلے ان شعبوں کے کوئی خاص کام نہیں ہے جو جاتا تھا۔ شخصیت میں تبدیلی پیدا کرنے
 کی جتنی باتیں ہیں ان میں سے کسی ایک پر اسے لپکا گیا کہ شہر میں
 دفتر فٹوں کی باتیں چھوڑ کر سڑکوں پر جان کر اس شخص سے نہ رہا۔

[illegible]

کچھ طرح کی ایک حدیث میں مذکور ہے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے بھی مدد دی کہ ان کا یہ دھرم جو کہ اس کی تفسیر و حکم کا ایک ایسا نسخہ تھا جو ان کے لئے رہنما بن گیا۔ یہ لوگ جو کہ ان کے پاس سے پناہ لے کر آئے تھے، ان کے لئے ایک ایسا نسخہ بھی تیار کیا۔ اس نسخہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا پیارا بنائے گا۔ اس نسخہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا پیارا بنائے گا۔ اس نسخہ میں مذکور ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دے، تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا پیارا بنائے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ شہادتِ ثواب کے متعلق جو عقائد اس نے مقبول کیے ہیں، ان میں قرآن کے عقائد کی کچھ جڑیں ہیں، اور یہ بھی کہ کچھ چیزیں ہیں کہ یہ شیعہ علماء نے اس سے منسلک کر رکھا ہے۔ ان میں سے جو عقائد قرآن میں مذکور ہیں، ان سے ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان عقائد کو قرآن نے ہی تسلیم کیا ہے۔

کار اقلہ تانہوں میں کھنکھیں تھنڑی۔ دم چلیے انسداد اور اثرات شیطان کے بعد سے راجا اعلیٰ منظور ہیں۔ سورتہ جنس کی قیادت میں جو یہ ذکر ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مَنْ لَقِيَكَ وَفَارَقَكَ وَفِيْ رَحْمَتِكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ

تَعْقِلُوا رِشْقًا مَعْقُودًا کے خلاف سے ہمیں یہ مفہوم ہونا ہے کہ چراغ کی شمع
آپنی لذت میں جلا ہوا ہونے کی وجہ سے جلتی رہے اور یہاں سے کہتے ہیں
الطاف سے جو کہ مزلج ہے۔ لیکن مشیت کی یہ اہم صفت ہے کہ علم، محبت، جنات
و شایعین کا، لایا۔ اس میں موضوع ہی تو مقرر تھا۔ اہل کی تکلیف نہ رہی سے
کہوں یہاں کہتے تھے مشیت ہی کی اہم ہے بعد مفاہمت دہی کیہ حیر
سہی ہا کہ شمع کی طرح اس صفت سے ہمیں خود جو صفت ہے فہم و کلام۔

[illegible]

دوسرے مسئلہ۔ حق آیت میں لڑ بھائیوں کا ہے قرآن کریم کے احکامات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عہد خفاقت دینی کے لئے نیا طبقہ کو مارنے کے واسطے بنایا ہے ان کے لئے جو شرعیات کو قبول کیا کرتا تھا تاہم وہ لڑ بھائیوں کی پانچ سو سال تک۔

[illegible]

وَالْأَرْضُ مَدَدْنَاهَا وَقَبْلَهُ مَبْسُورَةٌ

اور میں نے اس کے چھوٹے اور کھلے ہونے پر (بڑا ہونا)

وَأَنْتُمْ شَاقِقُهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَخْشَوْنَ

$$f_{\text{max}} = \frac{1}{2\pi} \sqrt{\frac{1}{L C_{\text{eff}}}}$$

14-308-2

وَجَعَلْنَا الْإِسْلَامَ دِينًا مَعَهُ يُرِيدُونَ الْإِسْلَامَ دِينًا

اور بڑا بچہ تھا کہ وہ اس طرح اس شخصیت سے متاثر ہو گیا کہ

کواسل کے اسی کی سر سے سخت لڑیا کاٹا خارج ہوا تو اس کا کھروا کر
ڈالا جائے اور بار بار اٹھو اور چھوڑو۔

حکم جبر و فرشتوں کو ہوا تھا ابھی

اس میں تبعا شامل قرار دیا گیا

سورہ اعراف میں ایسے کھلا ہے کہ وہ ظاہر ہوا ہے

مَا مَنَعَكَ اَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ الَّذِي تَخْشَى سُبُوْحًا ۚ اِنَّ سُبُوْحًا لَّيَوْمَ تَكْفُرُ
فرشتوں کے ساتھ ابھی نہیں آیا کہ تم ہی سے اس سورت کی توجہ نہ لگی
آپ نے چاہی تھی جی سے بھلا براں تم کو فرشتوں کے لئے تعویذ ہوں
مصرعہ ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی یہ حکم فرشتوں کو آیا گیا۔
تو ابھی بھی چھوڑ فرشتوں کے اور صبر کرو، اس کے بعد ابھی اس قسم
میں شامل تھا، کیونکہ آدم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کے لئے جب اللہ تعالیٰ کی
بزرگ ترین مخلوق فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کا ہوا اس طرح میں ابھی
ہونا باقی ظاہر تھا، اسی لئے ابھی نے جواب میں نہیں کہا کہ مجھے خبر کا خبر
دیا گیا نہیں کیا تو آدم علیہ السلام کو صبر کرو، پھر ابھی ہوا اور علیہ السلام کو کہہ کے
اتفاق پانچوں فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اشارہ کیا، اسی کی
بصورت کے ہائے حق بگوئے کہ اللہ تعالیٰ کو فرمایا جس سے اس کی
طرف اشارہ دیا جائے کہ اس میں شامل نہ ہو، فرشتوں کی طرف اشارہ لازم
کیا ابھی بھی جب میں میں ہو کر تھا تو ابھی لاکھڑے ہو کر میں کے ساتھ تھا
ہو گیا ابھی کے بعد فرشتوں پر خطاب فرمایا کہ ابھی اس بات حق ہے۔

فَسَبِّحْ لِلّٰهِ مَا تُكَلِّمُ ۚ كُلُّهُمْ اٰجَمُونَ ۝۱۰۱

جب مجھ کو کیا ہیں فرشتوں نے سب نے ہی کر کر

لَا يَلْبِيسُ اَلَا اَنْ يَكُوْنَ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۱۰۲

ابھی نے نہ ہا کہ ساتھ ہو مجھ کو کرنے والوں کے

قَالَ يٰ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا مِثْلَ
فرمایا اے ایمان والے جو حق کو کہ سمجھ نہ ہو

الصّٰدِقِيْنَ ۚ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّا تَسْجُدْ لِّلْبَشَرِ
مجھ کو کرنے والوں کے ہوا میں کہیں کہ مجھ کو کہیں کہیں کہیں

خَلَقْتَهُ مِنْ صَلَٰلٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۱۰۳

کوڑے دیا تمھارا خلیقہ والی سے تھی جس سے نہ دے

روح منطوقی کہہ جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی راہ منطوقی کو جسے کہا جاتا
ہے اور اس طرح مذکورہ کا آئینہ بنادیا ہے، جس طرح آئینہ جب آئینہ کے
تعلیل کیا ہوا ہے تو آئینہ کے بہت ہی ہونے کے باوجود اس میں آئینہ
کھس آجاتا ہے اور اس کی وجہ سے دیکھی آئینہ کی طرح چمک اٹھتا ہے
اور آئینہ کی حرارت بھی اس میں آجاتی ہے۔ جو کہڑے کو اٹھاتی ہے، اسی
طرح اور اس طرح کہ وہ اپنے تجرؤ کی وجہ سے بہت اچھی اور بہت
مسلک ہو گیا۔ جس کو ان کا کھس میں دیا منطوقی کے تیز میں کہ وہ ان
ظہر کی کیفیت کا آثار میں سمجھتا کہ نہ ہے۔ اور یہی آثار وہ خود
میں یہ دیکھتا ہے کہ وہ ہر طرف کے لئے اور اس طرح کہہ سکتا ہے۔

مگر یہ اس منطوقی کہ کھس کہتے ہیں اپنی اپنی کیفیت کے ہمارے ساتھ میں
کو اور اس طرح سے حاصل کیا ہے، اس کا مطلق دان انسانی میں سب سے پہلے
صفہ قلب سے ہوتا ہے اس میں منطوقی کا نام میرے اور ذہنی کے روح منطوقی
کے مطلق سے سب سے پہلے انسان کے قلب میں حیات اور وہ ان کا
پیدا ہونے میں ان کو کھس کے اندر اس طرح سے حاصل کیا ہے۔ یہ روح منطوقی
پورے بدن میں پھیلی ہوئی ہو، دیکھو کہ میں سرایت کرتی ہے جس کو کھس میں
کہہ جاتا ہے اور اس طرح وہ تمام بدن انسانی کے ہر حصہ میں پھیل جاتی ہے۔
روح منطوقی کے روح انسانی میں روایت کرنے کی اس طرح میں ہے۔

اور بہت مذکورہ میں انسانی روح نے روح کو اپنی طرف منسوب کرنے
میں لفظیں اسی نے لے لیا ہے کہ قرآن مجید میں روح منطوقی کا کاشف، اعلیٰ
نور کا دار ہے کہ کھس کا نظریہ وہ کھس منطوقی سے پیدا ہوئی ہے نیز
اس میں حیات روحانی کے قول کرنے کی ایسی استعداد ہے جو انسان کے
علاقہ کی دوسرے جاندار کی روح میں نہیں ہے۔

اور انسان کا یہ دیکھ کر کہ کھس منطوقی کا ہے اور اسی کے قرآن
میں انسان کی یہ کھس کھس کی طرف منسوب کیا گیا ہے، لیکن وہ حقیقت
اور اس چیز کا جاننا ہے کہ کھس منطوقی کا مطلق کی جہاز کی کام کو
کام مطلق کے ہوا دوسرے اعلیٰ، باقی منطوقی اور اور ایمان ان جانداروں سے پیدا
ہوئے اور جو اللہ تعالیٰ میں کوہ منطوقی میں کھس کہہ جاتا ہے۔ اور وہ کھس منطوقی
قرآن میں جس میں کہ اگر کوہ کیا گیا ہے کھس کھس اور کھس منطوقی۔

اسی وجہ سے کہ سب ان کی خلافت الیہ کا حکم ہے، ہر دور حضرت
اور کھس منطوقی کا مطلق ہوا جس کا نتیجہ ہے کہ یہ حقیقت الیہ کا حصول ہے
کیونکہ ہر کھس منطوقی اللہ تعالیٰ کے علم کا اثر ہے، اللہ تعالیٰ مع من اسے
ہو انسان میں خود کے ساتھ کھس میں اس کی حقیقت ہے۔

اور انسان میں حقیقت الیہ کی قابلیت اور حقیقت الیہ کا وجود اس

تکلیف جس جس کی وجہ سے میں اور میرے گھر والے ہوں۔ لہذا وہ تار بٹا کر کے
سوائی اس کی نسلوں تک سے دلائل پھیلے گا۔ سو "ارواح" میں اس
معلوم نام کے بزرگوں کو کہا ہے ملاحظہ کیا جائے۔

قَالَ هَذَا اِصْرًا عَلٰی مُسْتَقِيْمٍ ۝

فرمایا یہ رادہ ہے کچھ شک نہ ہوگی

شیطان سے گھوڑا بند ہے:

یعنی کچھ بڑی اور اعلا میں دل سے میرے تک پہنچنے سے اور میں
میرا صاف اور سیدھا رستہ ہے جس میں کوئی جبر و جبر نہیں کہ جو نہ
اعلا میں کہ اختیار کر چکا کہ شیطان جس کے تشدد سے ہوں وہ ہیں گے۔
اور علموں کی جہتی کر چکا اس کے بعد اور اس میں جانیگے۔ جس طرح
نے "هَذَا اِصْرًا عَلٰی مُسْتَقِيْمٍ" کو تہذیب و تعلیم کا ہے یعنی
امون اور کون کھرا اور مستقیم سے گزرا کر کے کیا ہے گا اور انہماک سے
جو ہماری طرف نہ جاتا ہے۔ مگر ہادی سزا سے ہی کر کر رہا نکلتا ہے اس
وقت کام میرا ہی ہے کہتے ہیں "العلل دقت فطرتک علی"
اور قرآن میں اور بھی جگہ پر "اِنَّ يٰحٰکِمَ لَیْ تَنْصَحُ" اور "مَنْ

اِنَّ عِبَادَیْ لَیْسَ اِلَیَّ عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ

جو میرے بندے ہیں میرا ان پر کچھ رادہ نہیں

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝

مگر جو تیری راہ چلا جائے گا ان میں

یعنی کچھ ہے وہ بے ایمان ہیں کہ اگر وہ اپنے ساتھ تیرا رستہ چلے گا۔
یہ مطلب ہو کہ کسی نہ سے پر کی تیری راہ میں نہیں چلے گی۔ اس پر خود ہی
بیک کر لیا جاتا امانت سے میرے پیچھے نہ لگا دے اور اپنے اختیار سے خوب
درازا ہوا ہے پہلے خود شیطان کا ستورہ گزرا چکا۔ "وَمَا کَانَ لَیْ عٰلَمِکُمْ مِّنْ
شَیْءٍ اِلَّا اَنْ تَعْلَمُوْهُ فَکَیْفَ تَعْلَمُوْنَ" (زمرہ ۳۵)

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَکٰوْنٌ فٰرِدٌ مِّنْ اَجْمَعِیْنَ ۝

اور اور اس کا جدا ہے ان سب کا

شیطان اور اس کے جبر و کاروں کا انجام:

یعنی میرے اور میرے رفیقوں کیلئے اور اس کا جس کا ہے۔ ہم سب
اسی حالت میں رہ رہے جاتا ہے۔ (تفسیر قرآن)

قَالَ رَبِّ اَنْظُرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُعْلَوْنَ ۝

یہاں سے سب تیرا تھکا دے اس دن تک میرا نہ ہو گا

قَالَ وَ تِلْكَ مِنْ اَمْرِ الْیَوْمِ الْوٰحِدِ ۝

فرمایا تم کو دیکھنے والی ہی ستر دن

المعلوم

کے دن تک

شیطان کو سہل نہ:

یعنی اس وقت میں تجھے (مثل دی جاتی ہے کی کوئی نہ ماناں گانے
س ہاتھ کی نہیں "نہرہ" "ارواح" میں گزرتی ہے۔ ہم نے "ارواح"
کے دوسرے درجہ میں اس کے اجزاء پر جو کچھ کام کیا ہے اسے ملاحظہ کیا
جائے۔ عباد کی ضرورت نہیں۔ (تفسیر قرآن)

قَالَ وَ تِلْكَ مِنْ اَمْرِ الْیَوْمِ الْوٰحِدِ ۝
یہاں سے سہل ہوگا (نہیں یہ سہل نہ ہوگی) سہل نہ ہوگی کے دن تک
(ہوگی) اس دن تک سہل نہ ہوگی اس دن تک سہل نہ ہوگی۔ میرا یہ ہے کہ
میں میرے جبر و جبر میں جس سے سب علم رہ جائے گی تجھے سہل نہ ہوگی
میرے جبر و جبر میں۔ کشتہ کی میں سے کشتہ نہ ہوگا۔ میرے سہل نہ ہوگی
ہاں میں۔ جس کو میں نے کیا کہ وہ میرے جبر و جبر میں سے کشتہ کی وہ سہل نہ ہوگی
بائیں میں سہل نہ ہوگی۔ میرا میں میں سے کشتہ نہ ہوگی۔ (تفسیر قرآن)

قَالَ رَبِّ بِمَا اَعُوْذُ بِنَفْسِیْ لَا اَزٰوْنُ اَلْیَوْمَ فِی

یہاں سے سب میرا تو نے مجھ کو دے گا میرا میں اس سب کو

اَلْاَرْضِ وَلَا اُغْوِیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

یہاں سے کلاؤں کا زمین میں اور نہ دے گا وہ سب کو ان سب کو

عِبَادَکَ مِنْکُمْ اَلْبٰطِلِیْنَ ۝

میرے جبر سے چنے ہوئے بندے ہیں

شیطان کے جذبات:

یعنی اپنی جہاد میں کلاؤں کے جذبات نفسانی کے حال میں جہاد کا
اور جبر و جبر میں جہاد کے سب کو اور اس سے۔ تاکہ وہ نہ ہو۔ یہ
کشتہ میں نے جس مقام میں کہے۔ مطلب یہ تھا کہ آپ کو کچھ بڑا نہیں

جتنے سحر جہاز نے فعل سے بلند میں بائیسے بلے مارے۔ اسی قدر
میں دھڑکے ہوا ہوں۔" (تعمیرِ عہد)

لہذا اس کے آئینہ کا ایک (جسم) کے ساتھ دروازہ نہیں۔ ہمارا
ایک مبارک اور اہم حصہ ہے، اگرچہ ہمیں اسے ہر جگہ ہمارے لیے ایک اور دروازے
اور (دروازے کی حالت کا بیان) میں ہمارے لیے ہے کہ اسے اس کی حالت میں
بچاؤ دوسرے دروازے کے دروازے، لہذا اسے اس کی حالت میں
دروازے کی طرح ہوں۔ اس کے ساتھ دروازے کے دروازے کا ایک اور
دروازے کی حالت میں اس کے دروازے کے دروازے کی حالت میں اس کے
دروازے کی حالت میں اس کے دروازے کے دروازے کی حالت میں اس کے

موتی نے حضرت علیؑ کا یہ قول سنی تو اس نے کہا کہ میں نے جنت کو پہنچا اور اس کا خدا
 چاہا تو جنت کا وہ جنت نہیں ہے بلکہ وہ جہنم کا وہ گہر ہے کہ اس کا وہاں پر ہے۔
 یطوئی نے حضرت ابن عباسؓ کو قول نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کلمات روزانہ پڑھ لی ہیں اور مجھے جس سے
 نیک ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میری امت پر حکم اس وقت جاری کیا ہے، ان کو
 امت پر حکم کرنا ہے۔ (بخاری، مسلم)

۞ زَكَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝۶۴

پریزنگ کار میں باتوں میں اور انشعوب میں

ہر ایک کے لئے ایک نیا راستہ ہے۔ یہ سب سے پہلے اس بات پر مبنی ہے کہ ہم اپنے آپ کو کون سا طبقہ قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ ہمارا مقصد ہے کہ ہم ان لوگوں کی مدد کریں جو دنیا میں کمزور ترین ہیں، لیکن ہمیں خود کو بھی کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔

ادخلوها بسلامةٍ امنيةٍ

کھینچنا کہ وہ کھینچ کر سلاخی سے غلطی آپ کھینچ لے

وَنُزِّلْنَا مَا فِي صُورٍ مَّهِينٍ عَلٰى اَخْوَانٍ

اور نعلِ ذلِ عمر نے جہان کے حجاب میں جو نقوش بھائی ہو گئے
جنت میں کس نہ وسوسہ نہ ہو گا:

یعنی جنت میں پہنچ کر اہل جنت میں ہم کوئی کمزوری نہ ہوگی۔ ہاں یہ ہے کہ ہم کو ہر حال میں اللہ کے فضل سے ہماری ہر کمزوری پر غور کرنا چاہیے۔

ورنچ کے دوران بے اور این سے بچاؤ:

ترغی نے حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے سات دروازے ہیں سب سے زیادہ غم انگیز کربہ آفرین، بدترین اور دردناک جہنمیں دروازہ ان کا دروں کے لئے ہوگا جنہوں نے چاہئے ہوئے کا کام نہ کیا ہوگا۔ یعنی ان جہنمیں میں مرد کی اصل روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا دروازہ ہے جسے نہیں سوتے تھے اور فرماتے تھے کہ وہاں تو سب سات ہیں اور اس کے کئی سات طبقات ہیں۔ جہنم، طہر، ثبی، آخر، صیر، باجوہ، کیم۔ قیمت کے کوں ان (مردوں اور عورتوں) میں سے محمدؐ و ان کے اہل بیت کے دروازہ پر کھڑی رہے۔ جلی اور عمن کرے گی ان سے اللہ جو کچھ چاہے ان پر کھاتا اور کچھ نہ کھاتا اور کچھ ان میں اور ان میں نہ۔

حضرت سلمان فارسیؓ پر خوف کا غلبہ:

فلکی کی اطلاع ہے کہ حضرت سیدنا عثمانؓ نے حبشہ
وَالْبَيْتُ جَهَنَّمُ الْكُوفَى فَمَنْ أَهْلُهَا جَهَنَّمُ كُنِيَ قَوْلُهُمْ بِمَدَنِيٍّ
اہو ای حالت میں تیار ہوا ہے کہ حضرت نے قرآن کریم کی اصل حضرت علیؓ
و حضرت میں حاضر کیا یہ مصر میں اٹھاپہ علم نے (قرآن کا سب) اہانت
لربا حضرت صبر فرمایا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیات
وَالْبَيْتُ جَهَنَّمُ الْكُوفَى فَمَنْ أَهْلُهَا جَهَنَّمُ كُنِيَ قَوْلُهُمْ بِمَدَنِيٍّ
آپ کو کمال جا کر بھیجے ہوا اہل اسے (روادار) یا اخیر صلوا

لَهَا سَبْعَةٌ أَبُو يَحْيَىٰ ابْنُ بَابٍ مِنْهُمْ

اسی کے ساتھ وردہ فرزت بھی ہزاروں گزے کے اعلیٰ الٹی ہے

جزيرة القصب

ایک فرقہ ہے یا نہ ہے؟

جنم کے سات طبقات:

بعض علماء نے "سہد الواب" سے "سراج کے سات جھنڈے" کے طور پر
 سے ہیں، چنانچہ ان کے نام بھی وہاں "سہ" سے ملتا ہے ہیں۔ "سہ" سے "سہ" کا
 علم، "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم،
 یہ لفظ ہی ہے "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم،
 "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم، "سہ" سے "سہ" کا علم،

حضرت شہ صاحب کچھ کہتے ہیں: ”مجھے کشت کے آنحضرتؐ کے بارے میں ایک محلِ ذہن ہوتا ہے، جہاں پیغمبرؐ کے روحِ دروازے ہیں۔ ان کے دروازے نہ بند ہوتے۔ شاید کشت کا ایک دروازہ نہ ہو اس لئے کہ

[illegible][illegible][illegible]

مشاور اور تقویٰ اور محقق اور مفسر ام:

[illegible]

سب سے قیمتی تعلیم جس کا ہے اس کا نام ہے ادب کا۔ اس تعلیم کے بغیر
 کوئی انسان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس تعلیم سے انسان کی ہمت بڑھتی ہے،
 اس کی فطرت پاک ہو جاتی ہے، اس کا دماغ تیز ہو جاتا ہے، اس کی
 روح بیدار ہو جاتی ہے، اس کی زندگی بھر کی تعلیم اس کے لئے
 ایک نیا آغاز ہے۔ اس تعلیم سے انسان کی ہمت بڑھتی ہے، اس کی
 فطرت پاک ہو جاتی ہے، اس کا دماغ تیز ہو جاتا ہے، اس کی
 روح بیدار ہو جاتی ہے، اس کی زندگی بھر کی تعلیم اس کے لئے
 ایک نیا آغاز ہے۔

[illegible]

۴۔ یہاں صرف یہی کی جیو نہ ہے، بلکہ انھوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان کے لیے یہ سزا جیو میں آج سے کاٹ دی جائے، ان کے لیے کوئی سزا نہیں ہے۔

[illegible]

لَيْسَ بِعَبْدِي أَنَّى أَنَا الْعُقُورُ الرَّحِيمُ

فَإِنَّ أَعْيُنَ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى عَيْتِهِ لَا تَرَى

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْكَافِرُ

وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْكَافِرُ

[illegible][illegible]

شہانِ شہزادہ سلطان علی نے سطرے چھپا دیے اور ان کی وجہ سے ان کا پاپا نے ان کو جلی بام میں رکھ دیا۔ یہ تھے سہراول الخدیوہ سے لڑنے والے۔ چونکہ وہ ایک نوجوان بادشاہ تھا اس لیے اس کے سامنے بڑے بڑے چیلنج تھے۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ يَعْقِلُ

اور اس میں بیشک ایسی آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

مومن کے لیے عبرت

میں ان کے خلاف ہے اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 کہ جس نے اس کو سمجھا تو اس کی ہر بات اور اس کی ہر بات میں
 اور اس کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور اس کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

مومن کے لیے عبرت

تو ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

اب یہ آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

وَأَنَّ كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْمَةِ ظَالِمِينَ

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ عَنْهُمْ وَرَبُّهُمْ مَعَهُمْ قَبِيلًا

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

وَأَنَّ الْبَيْتَ مَقْبُولٌ

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے

اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔
 اور ان کے لیے ایک آیت ہے جو ان کے لیے آیت ہے۔

انہی طبعاً علم کا فروغ دیا، پھر وہ جو حقہ مہنگی (نئی قسم کے ٹی) کی تھی وہ ہے اور اس مشقہ کی اس حقاہ اور باجری کے گے گا۔

لباس کی بازیگری:

[illegible]

إلى الشركة حول:

آیت مذکور میں ختمیوں نے لکھا ہے: "وہ اپنی قسم کھا کر فرمایا ہے۔
ان سب گھوٹوں پر محفلوں سے ضرور اہل اور باز رہیں، نہ کہ۔"

[illegible]

ہائے اور نہ جاننے والوں کی مثال:

مسیحیت میں ہے کہ سول منہ سٹی ایلہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہماری اہل
جامعہ کی مجلس فیصلہ دے کہ کونسا ائمہ کیلئے مجھے بھیجا ہے اور فیصلہ کی کیا ہے۔
اسی طرح توہمے بات کی کہ کونسا ائمہ سے دشمن اور کونسا ائمہ کو پیار ہے۔ اسی
چند کچھ سوچیں کہ وہ کونسا ہے جو ہر ایک کے سامنے نہ دے کہ اہل عرب و اہل
کرم کی امت مانیں جسے ہماری مسلمانیت میں مل جائے جسے ہم اہل دشمنی کے ہیں۔

تو جانتے میں نہیں بھول سکوں کہ اس زمانے کے جس اور جس پر کسی نے
 ہاتھ کیا ہے، وہاں کتنی ناانصافی ہوئی ہے اور جو انھیں کی دیا ہے۔
 جس کی پی پی مخالف ہے وہ نئے اور نئے کی اور نئے اور نئے کی

تحریر: سید محمد رفیع

[illegible]

وَأَتَىٰ نَحْنُ تَحِيَّاتٍ:

[illegible][illegible]

استیوار کے نام سے، اس کا ایک سے زائد سے ہوتے، اصل لغت میں جمع ہے، مگر اصطلاح میں اس کی جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

فواصل خیریتاً ثانیاً، اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو فواصل خیریتاً ثانیاً، اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

إِنَّ لَكَ الْمُسْتَعْرِضِينَ
اور اس کا کوئی ایک شخص یا ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے

استیوار اور کرنے والوں کو جمع کا کافی ہیں
یعنی ان کے لئے جو اس میں جمع ہو، اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

فواصل خیریتاً ثانیاً، اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

استیوار اور کرنے والے کے لئے جو

اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

استیوار اور کرنے والوں کو جمع کا کافی ہیں

اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

فَاصِدْ خَيْرِيًا تَوْصِرًا وَاعْرِضْ عَيْنَ
المشركين
اور اس کا کوئی ایک شخص یا ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے

اصل ایک سے زائد سے ہوتے، اصل ایک سے کسی شخص کو، مگر اصطلاح میں جمع پر شاید دلچسپی ہو، اگر کسی شخص کو کسی طرح کی کٹنگ یا ڈسٹنکشن سے متعلق ہوا ہو تو

اور چاہتی ہے عرض کاغذ، کچر تھاس لئے بہت کچھ لکھ کر
حضرت خیر محمد (علیہ السلام) فرمایا:

وَرَدَّ قَبِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَشْرَكَ رَبُّكُمْ

اور آپ نے سن لے کر کیا انکار ہے نہ کہ آپ نے

قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ

(کیسی باتیں ہیں جن پر لوگ)

قرآن کے ساتھ حکم دین کا سوچتے:

یعنی اہل ایمان عرض کرتے ہیں کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ان کے
کھڑکی سے کہتے ہیں یا وہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ان کے
استیصال سے کہتے ہیں کہ ان کے کہنے سے آپ کے تاج کی تہ کی ہے
وہاب کہ قرآن نے ہم پر عباد اللہ کا کام اور ان کے شرع کی بات
زاد کیا ہے اور اس میں غلبہ کم از کم ہے جس کی تہ کی ہے
وہاب کہ قرآن نے ان کے کہنے میں کھلی کیا ہے کہ ان کے کہنے
ساتھ اور اس میں کھلی کیا ہے کہ ان کے کہنے سے ان کے کہنے
اور ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

مشرکین کو کہتے کہ قوت:

بائیں اب وہاب چاہے کہہ دیں کہ ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

رَبِّعْمَلُوا أَوْ زَارَهُمْ كَيْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

یا کہ ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

وَمِنْ أَوَّلِ الَّذِينَ يُخْلَقُونَ يَخْلَقُونَ

اور ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

عَلَيْهِمُ الْإِسَاءُ مَا يَرْثُونَ

یا ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

انجام دینا:

یعنی اس کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

یعنی ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

ان کے کہنے سے:

اور اس میں اس کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے
ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ

اللہ بنا دیا ہے کہ ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے ان کے کہنے سے

اور اتالیک سے کہہ دیا کہ یہ یادداشت کرو کہ کھول دے لوگوں کے
سُورَةُ الْبَقَرَةِ
 مائے دین پر جو قرآن کے واسطے

قرآن کی جامعیت اور وسعت پر کسی اور کی

"یادداشت" سے مراد ہے قرآن کریم جو انگوٹھوں کے خرواروں اور
 پڑھنے کا زمانہ، انیسویں صدی کے علم کا زمانہ اور بیست کے لئے علم
 اعظم اور دنیا و دین کے علموں کو یاد دہانے والا اور خواہ مخواہ سے
 پیدا کرنے والا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے رسول جیسے مجھے
 کتاب اتاری گئی، مآج تم کو (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) تم نے اس کتاب
 دیکھ لیجئے جو تمام کتب سے زیادہ کامل اور انیسویں صدی کے علم کی مکمل
 یادداشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ قرآن ہوتا ہے لوگوں کے
 لئے اس کتاب۔ کہ ماضی میں جو کچھ لوگوں نے انیسویں صدی کی مشکلات
 کی خبر لیا، ان کو حل کی تفصیل کہہ دی۔ اس سے علم ہوا کہ قرآن کا مطلب
 وہی ہے جو علم ویت رسول اللہ کے سوا کسی اور (خبر دہی)

مافوق سے مراد ہے اولیاء کا وہ احاطہ کی وہ علم کا وہ علم تھا۔
 بیان (جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا گیا ہے) کوئی بھی قلمی بھی
 اور تقریری میں اس کو بیان نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بیان کی قسم غیر مسلم ہے
 جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس کر کے لکھ دیا ہے۔ (یہاں جس علم
 میں جو علم بیان کیا ہے وہ علم جس میں علم کی (خبر دہی)

علم ویت کے معنی سے مراد ہے علم ویت کی تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ہی کتاب اللہ کا بیان ہے۔ کیونکہ قرآن کریم
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق پر لایا ہے، لہذا یہی خالقِ عظیم
 اور حضرت مہدی عارف نے اس حلق پر لایا ہے۔ لہذا یہی خالقِ عظیم
 اقرآن اور کامل ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ کہا
 فعلیہ ثابت ہے، وہ سب قرآن ہی کے ارشادات ہیں۔ بعض تو ظاہری طور پر کسی
 آیت کی تفسیر دیتے ہیں، جن کو ہم اہل علم جانتے ہیں، اور بعض جگہ
 ظاہر قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہوتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 قلب مبارک میں ظہور ہی اس کا تھا، کیا جاتا ہے وہ بھی ایک حقیقت سے
 قرآن ہی کے علم میں ہے۔ کیونکہ حسبِ قرآن قرآن ہی آپ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں ہوئی، بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے دی
 ہوئی ہے۔ وہی تعالیٰ ہی اللہ تعالیٰ نے حق تعالیٰ کو دیا، اس سے علم ہوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حالت، معاملات، اخلاق، عادات سب کی
 سب کو خداوندی اور علم پر آئے ہیں۔ پھر جس کتب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنے اصحاب سے لکھا، کام کیا ہے تو بلاشبہ حق تعالیٰ سے یا ان پر کوئی تفسیر کرنے سے
 اس کی تفسیر کو خداوندی قرار دینی چاہیے جس لئے وہی علم ہی ہے جو ہے۔

بحث کا مقصد:

مذہب یہ ہے کہ اس آیت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بحث
 قرآن کریم کی تفسیر بیان کر دیا ہے جس کا وہ سب سے زیادہ خبریں، متعدد آیات
 میں تفسیر قرآن کے الفاظ سے اس مقصد بحث کو کر چکا تھا۔ یہ سب وہ خبر
 حدیث جس کو کتب و تصانیف سے لے کر تفسیر میں بھی مذکور ہے۔ امت کے
 اہل علم کو یاد دہانی کے لئے یہاں اس سے زور دیا گیا ہے کہ امت تک پہنچا دے
 اور اس کی چھان بین میں اس میں صرف کر کے روایات حدیث کے درجہ قائم
 کر دے۔ جس اور جس روایت کو پیش کرتے ہیں وہ اس درجہ تک پہنچا دے
 پر احکام شریعت کی بنیاد رکھی جائے اس کو ضرورت سے الگ کر کے صرف
 ان روایات پر مستعمل نہ کی جائے، جو تفسیر کی تفسیر اور تحقیقات کے
 بعد صحیح اور قابلِ اعتماد رہت ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اگر آج کوئی شخص اس ذخیرہ حدیث کو کسی جگہ سے باقی رکھے
 کہہ دے کہ اس کا حال مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علم
 قرآنی کی خلاف ورزی کی کہ علم قرآن کا بیان نہیں کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے قرآن کیا تھا، قرآن کو لکھ دیا، اور یہی علم قرآن
 بحیثیت علم کے محفوظ رہا، جس کی حفاظت کی اور اس کی تفسیر قرآن نے
 اپنے اندر رکھی ہے۔ وَاقْرَأْ كِتَابَ الْفُرْقَانِ اس کا یہی علم قرآن کے
 خلاف ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو علم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام کی
 بحث اس سے الگ کرتا ہے، اور تحقیق قرآن ہی کا مگر ہے، خود باطل۔

وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

تا کہ وہ (جو) ڈرے (بچیں) کرے

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کام علم قرآن کو لوگوں کو پہنچا کر
 اور لوگوں کا کام اس میں غور کرنا ہے۔ (خبر دہی)

غور و فکر:

وَلَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور تاکہ وہ غور کریں۔ غور کرنے سے مراد ہے
 فکر و تامل اور اس کا مقصد یہ ہے کہ اس میں علم قرآن کی طرف سے کسی
 بیان کی ضرورت نہ ہو، بلکہ آیت لکھی ہو، جو حکم میں خلاصہ ہوا ہے، کہ

میر جی تالیق سے انسان کیوں تابع نہیں ہوتا۔

میں جب تک نہیں صبر کروں گا کہ مانتے۔ جڑ تلخ و جھڑ ہے جی کہ
 وہاں، جڑوں کو سوسو گئی ہی کہ تھوڑا دن تو نہرت کے سوائے کھنڈوں کو
 دھارہ دھارہ جھڑکتے۔ جڑ پر اپنے نہرت دانتے، تھوڑا کو غلاب بھیجے
 گئی جاتے۔ روں تلخ ہے۔ آگلی کو اپنے کہ باقیہ خواروں کے کدو
 خیر ہے کہ مانتے کون جھڑکتے۔ جھڑکتے تھوڑا غلاب بھیجے جی کہ
 ٹھیکہ دہر میں کڑی ہے کی کا سو پہ کھڑے ہے۔ اب ان کھوڑا ہے کھڑا
 جھڑکتے تلخے غلام کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 نے جھڑکتے تلخے غلام کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 میں کی جھڑکتے تلخے غلام کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

سعدی شہید۔ تہذیب کے عہد میں غلام کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 انھوں نے کھڑا کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کھڑا کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کھڑا کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کھڑا کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

وَلْيَسْجُدْ مَكَافِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي

اور اللہ اکبر کرتا ہے جو آسمان میں ہے اور جو

الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ أَلْمَلِكِ كُهُوْهُمْ

زمین میں ہے جانداروں سے اور فرشتوں سے اور

يَسْجُدُونَ

سجود نہیں کرتے

جو جاندار مجدد کرتا ہے۔

پہلے کوئی جی کہ کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

ہے کہ کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

میر جیوں کا کدو

میر جیوں کا کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

میر جیوں کا کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

يَعْنِي فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ دُونِهِمْ
 اور میر جیوں کا کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 مَرِيضُونَ
 مریض ہیں

فرشتوں کا خوب داخل امت:

میر جیوں کا کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

آگرمہر کھینچے تو چیتے چلائے:

میر جیوں کا کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا
 کدو دہر میں کھڑے میں جڑ تلخ ہے کڑا میں کھڑے ہے کھڑا کھڑا

تخلف انکوں کا شہدہ:

یعنی غلو۔ دھوکہ کا شعلہ افق ہے سفید سرخ و سفید کچے ہیں گہکڑے
کا افسانہ موسمِ غذا کی غمخیز ویرانہ کے شرف سے بڑا، دہے و افق
اعلم۔ (نثر ج ۱)

فِيهِ ثَلَاثُونَ أَلْفًا

۱۰: شعر عربی: تجھے دوتے ہیں لڑکے کے

شہر شفا کو سب سے

[illegible]

ووشقا

[illegible]

شہر کی کمی کی قدر:

”کھلی“ اور ”ناتسلخی“ سب اہم خصوصیتیں ہیں۔ نینقی نظریۂ اس کو حیاتیات کی کئی خاص اہم اور متعدد حواجز کے مناسب برہمن کے پہلو سے اور مہولہ سے لے کر نیا نظریہ حاصل کرے۔ چنانچہ کھلیاں اپنے حصے سے نکل کر جب کہ پھول پھول چلتی ہیں جن سے ”شہ“ اور ”سوم“ وغیرہ حاصل ہوتے۔ (تفسیر حقیقی)

فَأَمَّا لَكَ مِنْ رَبِّكَ ذُلٌّ

پھر ظاہر ہے کہ اس پر راسخوں میں اس کے لئے کئی حقائق پڑے ہیں۔

قفزت کی راہنمائی:

[illegible][illegible]

يُخْرِجُ مِنْ بَطْنِهَا شَرَابًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ

تعلیمی مسائل کے بارے میں ہے۔ یہ کتاب پڑھ کر مختلف رجحان پر

اے وہ ایک من نابینا و الکس و الطیر و الارواح العور و عذبات الخمر
وہنہ نہاجل و فہہ نہاجی و السعدات۔ یعنی تمام اس دنیا کے مرنے والے
ہے۔ نہ مرنے والے کو مرنے سے فخر ہے نہ غائب سے دعا ہے نہ چلنے والے کو چلنے کی
اورست ہے نہ کھنے والے کو کھانے کی بات ہے نہ اٹھنے والے کو اٹھنے کی بات ہے
مشہور حدیث میں ہے کہ کوئی آدمی اگر مرنے کو چاہے تو اسے اس کی دعا ہے
یہی کہ یہ مرنے والے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ میری دعا قبول ہو۔
اللہم انی عجزتک عن سوء العبر و عنی و ابشیر من ابشیر
الی ارقاب اھم۔ یعنی اے خدا میں نے اپنے لیے زیادہ تمنا کی ہے اور تم سے
کم دعا کی ہے کہ تم زیادہ تمنا کرو اور اس سے کہ تم

اور وہ انھیں ان کی طرف سے کوئی تمجید نہیں دے لیتا ہوا، تو حریف نے اسے
 معلوم ہوئی کہ جس کی طرف قرآن نے بھی اشارہ کیا ہے وہاں خدا کا حکم ہے
 خدا کا حکم کیا ہے؟ وہی جو ان میں سے ہر ایک کو اپنی طرف سے اپنے
 صاحبزادے کو دے گا۔ وہ اپنی تمام مخلوق کو اپنی طرف سے اپنے
 قرآن میں دے گا۔

حقاً ان کو موت بھیج دیا۔ قرآن نے ان کو انجانی اور غیر متنبی کے بعد آدمی بن کر فرات سے باہر لے آیا ہے۔ ان دنوں مقامی میں ہمارے دور کے ایک بقیہ ہے جو قریب قریب تمام اہل علم و ادب کے سامنے برائیوں کا گال کے پکائی ہاتھ دھو رہا ہے، مگر کوئی مٹائی ہے نہ کسی کی اصلاح ہے۔ حضرت محمدؐ فرماتے ہیں قرآن میں ہے: اے اہل بیت! چاہے تم میں سے کوئی

نہ ہا ہے تو سوسالہ آدمی بھی تو جوان رہے:

[illegible]

وَاللَّهُ فَضْلُ بَعْضِكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي

وہ اللہ نے جتنی اپنی نعم میں اپنے بندوں کو

الْمَرْءُ بِمَا كَانَتْ يَدَايَاهُ يَفْعَلُ

روزی میں سو چھوٹے روٹی کے ٹکڑے دیکھے۔ یہ اہلِ رافضی

عَلَى مَا صَلَّيْتَ إِلَيْهَا هُوَ فِيهِ سَوَاءٌ

ان کو جن کے ملک اس کے ہاتھ میں نہ رہے۔۔۔

[illegible]

البرق

[illegible]

احوال کا خدو و خال کی حکمت کے تابع ہے:

اس وقت سے اس بات کی طرف اشارہ ہو گئے کہ لوگوں کے مسائل کا متناظر
ہونا تھا۔ عظیم عالم کے انداز سے جسے خطی طور پر کی شہادت کے ساتھ سے
مثلی اور غور و فکر کی ہے اور طبیعت کا خوش حال نہ تھا کہ اس کا سامنا کرنے
کے لئے وہ ایک تھکا چڑھا ہوا تھا۔ مگر چاندنی کے گھر کے قریبی قریبی
پہنچ کر اس کی طرف اشارہ ہوئے اور علم حاصل سے بے خبر ہوئے۔ (پیشہ سطر)

قرآن مجید پر پندرہ سو تفسیریں تھیں۔ اُن کے بارے میں علامہ عزمی فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک سو چھ تفسیریں صحیح ہیں، ایک سو چھ غلط ہیں۔ ان میں سے ایک سو چھ تفسیریں صحیح ہیں، ایک سو چھ غلط ہیں۔ ان میں سے ایک سو چھ تفسیریں صحیح ہیں، ایک سو چھ غلط ہیں۔

حضور مصطفیٰ اللہ علیہ وسلم کی دعا:

[illegible]

انہی لوگوں کو اس واقعہ اور فیصلہ کی حقیقت پر غور ہوئی۔ اس وقت جرنل کو پرانے کی حالت اور ان کو فیصلہ صادر کرنے میں قطعاً ملے۔ جب یہ صورت حق خدائی کے یہاں تھی۔ بلکہ ہر ایک کو یہ پتہ چلا کہ کام نہ ہوا تو جرنل کو خود اسلحا اسباب و اسلحہ کے علم کیا اور شہادت دہلا دے تو جرنل نے ہمتی سے اس کے نام سے کراہی ہوئی جرنل کو فاضل اور موزون حقیقت قرار دے کر اسے ایک کامیاب و مستعان سمجھا۔

(تجربہ) : میں جان دو غیر ملکی سے "فَلَا تَقْنَبُوا" یعنی "میں نے تم کو قتل کرنے کا یہ مطلب سمجھ لیا ہے کہ خدا کا امر کی کسی دست بردار ہو۔" (تجربہ جرنل)

مثال بیان کرنے کی ہم نعت کی وجہ:

اللہ کی مثال بیان کرنے کی ضرورت اس وجہ سے کہ اگر عرب اصل ام ہے ایک حال کو دوسرے حال سے تعبیر دینے کا ہر انداز کی ذلت و عظمت کا کسی کو (کامل یا طبعی) نہ ہونے کی وجہ سے کہ ان کی ہی عظمت کا احاطہ اللہ ہے ہوا درست ہے۔ ہر ایک کی عظمت کے ساتھ اللہ کو تصوف ہوا محال ہے۔ اسکی عظمت میں اللہ کی چیز ہے جسے ہی کی کیا چاہ سکتا ہے۔ نہ کہ وہ جس کے ماننے میں وہ حال میں طرح پر ہے۔ تو اس حقیقت واضح اور صاف مشرقی اور عربی میں ہے کہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ الْغَنِيُّ الرَّحْمَنُ" کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اشیاء سے واقف ہے اور ہم واقف نہ۔ اس لیے مطلب ہے کہ ہم جو اللہ کی مثالیں بیان کرتے ہو اور قیاس چلائے ہو اللہ کو اس کی عقلی کاظم ہے وہ جانتا ہے کہ تہدائی حقیقت سے فاسد ہیں اور ہم کو اس کاظم نہیں اور تو اپنے قول کی عقلی کاظم ہونا فرض ہے۔ بیان کرنے کی مراد ہی نہ کرتے۔ (تجربہ جرنل)

إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

ہے کہ اللہ جانتا ہے ہر کام میں بھی جانتے

اللہ کی حقیقت کی مثال تم نہیں دے سکتے:

حق ہی نہیں جانتے کہ خدا نے جس طرح مثال پیش کر لی ہے۔ یہ اصل حقیقت اور کج مطلب کی تحقیر میں سمجھ نہ ہو۔ اس کی عظمت خداوات کے خلاف شبہ پیدا نہ کرے۔ اگر کج مثال چاہو تو آگے اور پیچھے ہیں فراموش یا کسی طرح سے سزاوارت پیش کی فرماؤ گے۔ (تجربہ جرنل)

قَرِيبَ اللَّهِ مَثَلًا عَبْدًا مَبْلُوجًا لَا يَفْقِدُ

اللہ سے ملنے والا ایک مثال ایک بندہ (کلام) پرانے میں نہیں قدرت

عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ يَرْتَفِعْ مِنْ رَبِّهِ يُمْرَقْ

(انتہار) اور نہ کسی چیز پر ہر ایک جس کو ہم نے درانی لیا لیا

"نہی کی کوئی قوتی و خود مراد یہ اندر تک ایسا وہاں عروج کی اور ان میں کیا عظمت ہو بخلاف اس میں ہے۔" (تجربہ جرنل)

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ

اور پہنچتے ہیں اللہ کے سامنے ایسوں کو جو کچھ نہیں

لَهُمْ رِزْقَاهُمْ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا

ان کی ہوا کی آسمان اور زمین میں سے کچھ نہیں

جو ان کے معبودوں کو دے سکتے ہیں نہ کچھ اور:

یعنی تمام انسان سے جدا ہونے کا داخل اختیار کئے ہیں نہ زمین سے جدا ہونے کا۔ ہرگز وہ مطلق کے شریک نہیں ہوتے جس کی طرح ملے گئے۔ (تجربہ جرنل) وہ اللہ کے ہونے کو کھینچ کر ان کی عظمت کرتے ہیں کہ ان کو تمام انسان میں سے درجی پہنچے نہ کا اختیار رکھتی ہیں اور ان میں سے اللہ (کسی قسم کی) قدرت رکھتی ہیں۔ ان سے درجی پہنچتی ہیں اور ان میں سے درجی میں ہی ہوتی ہیں (مذہب) اور ان کے نزدیک شے ہر ہے اور وہ ان میں سے ہوا اور ان سے جدا ہے۔ ہر ان (کہا نے اپنے پیچھے کی چیز) یعنی ان کی چیز کے مالک نہیں۔ یہ عقل کے دیکھنے کے ان کے اختیار میں ہو گئی نہیں۔ فرما لیں ان کو ان مطلق میں کہا ہے کہ شے کا مفعول ہے۔ (تجربہ جرنل)

وَلَا يَسْتَعْجِلُونَ

اور نہ وہ توجہ دیتے ہیں

یعنی نہ ہی ان کا اختیار حاصل ہے نہ اللہ حاصل کرنے کی توجہ دیتے ہیں۔ (تجربہ جرنل)

فَلَا تَعْصُوا لِلَّهِ الْأَمْرًا

سو نہ پیچھا (مخلوق) نہ ان کے ہر حکم میں

اللہ کے لئے مشرکین کی غلط باتیں:

مشرک کہتے تھے کہ اللہ مادی ہے۔ یہ لوگ اگر کی سرکار میں ہیں۔ وہ ان کے کام میں ہی سے چلتے ہیں۔ جی کہ اگر اللہ ہوا اور اسے رسائی نہیں ہو سکتی۔ سو وہ ان مادی ہے جو ہر گاہ اور جیتہ جو چاہا نہیں۔ اللہ ہر چیز آپ کرتا ہے خواہ ہوا اور ہوا اللہ اس کی کام کی کسی طرح سے نہیں کرے گا جیسے سر زمین دیا اپنے طاقت حکام کو اختیار ان کو بھی کر دیتے ہیں کہ وہ بھی خود ارادہ اختیار ہے۔ کیا لیکن یہ تو بھی ان اختیار کے استعمال میں طاقت آزاد ہیں۔ کسی مفسریت کے فیصلہ کے وقت ہر اشیاء

شعبان کے اعتدال میں ہے (دھول) سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ اگلی
اگلی میں ہے اس کی کوئی گنتی نہیں ہے۔ نہایت ہی زیادہ ہے۔
مطلوبہ کو آپ کام کرنا چاہتے ہیں (مطلوبہ) (مطلوبہ)
یہ بھی کرنا چاہتے ہیں اور یہی مطلب ہے اور یہی مطلب ہے
شیعہ قوت و حاکم کو کرنا۔ اس کی کوئی گنتی نہیں ہے۔
میں۔ کسی کی کوئی گنتی نہیں ہے۔ اس کی کوئی گنتی نہیں ہے۔
فرمایا قرآن مجید میں ہے کہ وہ جو چاہتا ہے وہی ہے۔ اس کے
مسئلہ کا جواب سید علی نقوی نے اللہ کے فضل سے لکھا ہے۔
اسی چیز ہے۔ اس کے لئے۔ اس کی کوئی گنتی نہیں ہے۔
میں سید علی نقوی کے اس کام کو بھی کرنا چاہتا ہوں۔

يُعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

ρ	γ	β	β'	$\frac{\rho}{\beta}$	$\frac{\rho}{\beta'}$	β''
--------	----------	---------	----------	----------------------	-----------------------	-----------

اس آیت کا تفسیر:

[illegible][illegible]

اسٹورین صفحہ کے قاصد:

وَأَشْرَفَ عَلَى مَجْلِسِهِ الْمُجْتَمِعِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَرَأَى الْقُلُوبَ بَدِيعَةً لِلْأَبْصَارِ

کا مطلب یہ ہوگا کہ منہ کے علاوہ فیصلہ کرے کسی کیلئے نہیں۔ اہل
سے روایت شدہ سنت کی بھی کوئی ہے۔ یہی کہی جاتی ہے۔ اور یہاں تک کہ
بھی نہ ہو سکتا ہے۔ ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اہل سنت و جماعت کی
سند سے ہر موضوع کے اندر کسی چیز کے مستقیم ہونے کے تہی کے ہر ایک کو بھی
کہئے ہیں۔ بعض علماء نے اہل سنت و جماعت کے اہل

یہی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عرب (سے مروا)
تو حبشہ ہے اور احسان (سے مروا) اور قرطش دوسری روایت میں حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے کہتا ہے: ما عاصم حبشہ کا نام احسان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تھا: احسان ہے جو کہ اپنے رب کی سن طرح عبادت
کرا کر اپنی کسی کو کچھ دے اور کہ اس کو کہیں دینے تو وہ بیشمار کم کر دیتا ہے
(یعنی عبادت میں مشغول رہ کر اپنی جگہ سے نہ ہٹ کر کم از کم اتنا دے کہ مجھے وہ عبادت
کرائے نہ ہو کہ کچھ دے اور دوسرے عبادت نہ کرے)۔ (غیر مطبوعہ)

وَيَهْدِي عَنِ الْفِتَنِ وَالتَّكْوِينِ

۱۰۔ شکر کرنا ہے چاہی سے اور: مقبول کام سے اور سرگئی سے

نقصان بخور اور رطوبت :-

[illegible]

فحشاء، حد سے باہمی برائی کی (کھلی) حالت، اقرب ہو یا غلیظ (حد سے دور) اسے خود پر کام (حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا) الفحشاء لغلیظہ۔
الحکمہ پر لکھا کہ جس کو شریعت نے برا قرار دیا ہو اور جس قسم میں کسی کو
راجا کیا ہو۔ البی تفسیر میں یہی ہے جسے خاصا لفظ سے مراد ہے قوت

کر دے۔ جب یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں
اس پر افسوس ہے کہ اسلام بھاری دوزخ اندھیلے بنے ہوئے ہیں۔
حرمِ رسولؐ کو کرتا:

مستحق ہے کہ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ کو بتایا جائے کہ میں جانتا ہوں
میں رضی اللہ عنہ کو شریف کے لئے لکھ دیکھا کہ ایک شخص من کے پاس سے
چلے گیا۔ یہ وہی ہے جو ایک یہودی تھا جس کا نام ابوبکر بن جبریل
ہو گیا۔ جس کو قرآن پڑھا۔ یہ وہی ہے جو اسلام پر ان کی کوشش میں تھی تو آپ
نے فرمایا اللہ علی بن عمر بن ابی بنی نہیں جب تک کہ تم اس کی گونہ ڈالو وہی
نہیں ہے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو اپنے دین سے
لوٹ جائے۔ اسے قتل کرو یا زنا کر دو جسے دین کو بدل دے۔ یہ وہی مسکین
میں بھی ہے جس کی حقہ دار ہیں جس افضل راہی ہے کہ مسکین اپنے دین
پر قائم رہا تو اسے قتل کر دے کہ اسے قتل بھی کر دیا جائے۔

عبداللہ بن عبد اللہ بن مسعود:

چنانچہ جانتا ہوں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذا حق کو بتایا ہے کہ
ترجمہ میں ہے کہ آپ کو روٹی کا تھوڑا سا ٹکڑا دیا جائے یا شام کے پاس
پہنچا دیا جائے تو آپ سے کہا کہ تم ضروری چیز چھوڑ دو جس میں اپنے دین یا
میں شریک کر لیتا ہوں اور اپنی ضروری تہارت نکالنا میں نے اس میں کوئی شریک
اللہ کرنے سے جواب دیا کہ یہ تو کیا اگر کوئی قرآن یا شہادت مجھے دے
اور تمام عرب کا دین بھی مجھے سچا ہے اسے اور یہ چاہے کہ میں ایک آنکھ چمکے
کے برابر بھی اس میں کوئی شریک نہ کر دوں۔ یہ وہی ہے جو مسکین میں سے
بادشاہ سے کہا جس میں حق ہے کہ اس کا۔ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ نے
جواب دیا کہ اس میں یہ حق ہے اختیار ہے۔ چنانچہ اس وقت بادشاہ نے ہمارا اور
ان کے سلب پر جانے دیا اور اس وقت ان دونوں نے قربت سے ہم بادشاہ ان
کے ہاتھ پاؤں اور سر پر چھو کر شریک کر دیا۔ یہ وہی ہے کہ اس کا شریک
لہذا یہ نہ قبول کرنا آپ پر اسے استعمال اور مرتبہ فرماتے جاتے تھے کہ
ہر کوئی اس کو بادشاہ کے کہ اسے سولی سے نازل کر دے۔ یہ وہی ہے کہ اس کا
یا جنگ کی بی بی بتائی گئے خوب تیار کرنا کہ اس کا کہنا ہے۔ چنانچہ وہی
ہوئی بادشاہ نے ایک اور مسلمان قیدی کی بابت حکم دیا کہ اس میں کوئی شریک
اور اس وقت حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوزش کی بھی آپ نے
دیکھتے ہوئے اس مسلمان قیدی کو اس میں ڈال دیا تھا اور مسکین اس وقت
جرم ہو کر اسے گوشت پرست مل گیا نہ پاؤں چمکتے تھے رضی اللہ عنہ۔ یہ
بادشاہ نے حضرت ابوالحسن سے کہا کہ وہ لوگوں کی جانیں دین کو اور بادشاہ
خوب قبول کرنا وہی اس کی ایک ہی کی طرف نہیں کی زوال

میں تک کہ آپ ان کے ہاتھوں کے کرب ہو گئے۔ ہر شخص صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آ کر اس کی نصیحت کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا
طریقہ حال کرنا ہے جو جواب دیا کہ ہر شخص پر مشتمل ہے۔ وہاں آپ نے
نے فرمایا اگر وہ ہر کوئی نہ بھی اپنی جگہ میں اس سے بھی بچا نہیں
ہے اس میں ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل اسلام کے ہاتھوں کے
میں ہاتھوں کا کٹ کر لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اپنا یہ ذکر
بنا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مشائخ سے چھوڑا کہ جب تک
کشم کشے آپ کو اور اہل اسلام کے کہ ان کے ہاتھوں کا کٹ کر لیا۔ یہ وہی ہے کہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنا دل بچاؤ۔ یہ وہی ہے کہ اس میں
پر مشتمل۔ فرمایا کہ اگر ہر کوئی نہ بھی ہر کوئی نہ بھی اس سے بچتا نہ تھی۔ اس میں
کہ اس کا اتفاق ہے کہ میں نے جو دیکھا کہ اس سے متاثر ہے کہ اس میں جان
پانے کے لئے اس کی مخالفت کر لے۔ یہ بھی چاہئے کہ اسے سوزش بھی
اس کی۔ اسے بھی کہ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ نے اس کے ہاتھوں کا کٹ کر لیا
ایک دن اہل اسلام کے ہاتھوں کا کٹ کر لیا۔ یہ بھی ہے کہ اس میں
میں ہاتھوں کا کٹ کر لیا۔ یہ بھی ہے کہ اس میں ہاتھوں کا کٹ کر لیا۔ یہ بھی
شرک کرنا تو نہایت بڑا۔ لہذا آپ نے ہر کوئی نہ بھی اس سے بچتا نہ تھی۔ اس میں
اور خدا تعالیٰ کی قوی اور اس کے لئے سے بہت فرمایا کرتے
تھے کہ خدا تعالیٰ اس سے بھی زیادہ نہیں چھوڑا تھا کہ اس سے علم میں رہا تو
میں ہی کہتا ہوں خدا تعالیٰ اس سے اس کی رہا نہیں کی۔ یہ وہی ہے کہ اس سے علم میں رہا تو

حضرت حبیب بن زید کا واقعہ:

اسی طرح حضرت حبیب بن زید بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ
جب اس نے سبیلہ کرب سے کہا کیا تو حضرت (عمر صلی اللہ علیہ وسلم)
کی رسالت کی گواہی دے جاتا تو آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے آپ سے
پوچھا کہ کیا میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دے جاتا تو آپ نے فرمایا
میں نہیں سکتا۔ اس پر اس نے سبیلہ کرب سے کہا کہ میں نے ان کے قسم کے ایک صلہ کے
آٹ ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر بھی سوال و جواب ہو اور اس کا حکم کا کٹ گیا۔
پھر میں اور اس کی آواز دیکھ کر اس پر قائم رہے۔ خدا تعالیٰ آپ سے خوش
ہو اور آپ کو بھی خوش رکھے۔ مسعودی میں ہے کہ جو ہندو لوگ مرتد ہو گئے تھے
انہیں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگ میں بھونک دیا۔ جب حضرت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں تو نہیں
اس میں سے بچاؤں۔ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ خدا
تعالیٰ سے خطاب۔ عام خطاب نہ کرنا۔ اس پر ایک میں پائیں کہ اگرچہ اس نے
کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو اپنے دین کو بدل دے اسے قتل

تو جیسے تھے میں نے اپنا رقصہ بڑی کی جگہ ان کی عکس پر ڈال دیا۔
 بڑا کرمی آدمی تھا اور اس طرح کلمے کو کرتے تھے۔ تو پھر صاحب الہ
 کے کوٹا کی خاص اور خوب روں کو خوب نے آج کو اس کی کوئی چیز کو
 نہ تھی۔ بعض مغربی تھے جن کو ان آیت میں کئی کئی کلمے تھے۔
 مکمل بلکہ مکمل کی جگہ شہر کی کلاسیک عمارتوں کے ساتھ ایسی کئی

[illegible]

”الفرقانی“ کی جڑ تو کھنڈر ہے۔ کھنڈر کو کھنڈر کہتے ہیں۔ کھنڈر کا مطلب ہے بربادی۔
(ابراہیم، ص ۵۰) آخر وہ انصاری، غازی، احمقان، بھابھ، سلطان
مجاہدین کا خوف اور فرار اور ان کی بے حرکات حال، ان کے ان بے بسا دھوکے، ان
میں لگے اور ہر طرف گھومنے کی کوشش آگئی۔ ”بھابھ“ کے سحر میں غازی، سلطان
اسلام کے باقیوں نے کھنڈر بن کر رہنا نہ چاہا۔ ہر تو یہ بھابھ کی طرف
چلے گئے۔ ان خالوں کے ہر دم سے شگفتہ گزرتا رہتا رہتا کہ ان کے خوف نے
ہر طرف بھابھ کی دشمنی کے خوف سے ہاتھوں و پاؤں کی بے بسی کی گارانت
کھول دی۔ یہ درست دشمنی ہے جس کو نہایت کی جان لیں گے۔ یہاں شہیدانہ جوشوں
کا بھابھ بن گیا۔ ظاہر اسی لئے کہ آپ شہیدانہ کال کا دل نہ آگئی۔ آپ نے
”خدا کا واسطہ“ لکھ کر اپنے دل میں مسلمانوں کو خطاب فرمایا کہ ہمیں قسم کی
حرکت سے بچنے پر توجہ دینی کی بات ہے۔ ہاتھوں و پاؤں کی بے بسی تو ہے۔ (شمس جلی)

۱۔ المؤمنین خیر ہے۔ ان کا قول:

اسلام میں گھر کیجئے۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی صحت و صحت کے ماحول سے
لوگوں کو آئے۔ اس کے لئے وقت و ضرورت کے مطابق لوگوں کی صحت
میں اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے ضرورت کے مطابق لوگوں کی صحت
اس کی بات و صحت فرمائی گئی تھی۔ دوسروں کو بتا دے۔ کہ اگر تم
بھی اس کے لئے ضرورت کے مطابق لوگوں کی صحت کے لئے ضرورت
شعبہ دے دے۔ اس وقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے ضرورت

کے ساتھ اس عداوت کی بنیادیں راقم قرضہ اسلامی نے ان کی دشمنی اور کفر کی نفی کا کارہ بکھائی۔ لیکن ان جھگڑوں کی وجہ سے وہ ہمارے دلداروں، ذاتی و غیرہ کی ہمدردی اور ان کی مصیبت سے ان کا دل ملنا ٹھہرا بھیجے تو کیا جیسے والے کے حق کو ٹھہر لیتا ہے ایک ایک ملک کو جو ان سے جو ان کا حق (انصاف) کو ان کی ہستی مراد ہے:

[illegible]

آنکھ مغمیہ است۔ نے کی کہ نہ خرم کہ ہاقلہ قرار اگر دلاست مہل کھیا
شیرہ فدا کی جو ہے کہ مراد کہ ہوا کہتے ہوا فدا کھیا
نہ بکھیر ہو گئے، کہ صومرا نول کا خوف ان پہ سلا ہو گیا ہر کہ کہ مراد کی
نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ کفر ہا نرا بی کے تصور ہوا تو مراد
چرا تو کہ کہ ہے تو ہے تصور چہ اس پہ مراد نہ کی ہا شہید و دم نہ ہا کے
لئے۔ یہ چہ لہیرہ کے لئے (پیر و مراد کی گواہ)۔ (معلقہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے قحط کا خاتمہ:

اور اہل حق نے حکایت فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کرنا ضروری نہیں ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرعہ کھانج ہوئی جاتی ہے، انھیں شمال سے آئے، کھینچے کہ یہ کیا ہم سے دور ہو جائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا تم جہاں چاہو (بخاری)

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ
اور ان کے پاس بھیجے گا رسول انہی میں کا پھر ان کو بخلا
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿۱۰﴾
پھر آ پڑا ان کو عذاب ہے اور وہ ظالم تھے

ایک عظیم نعت کی ناشکری:

فہرہ پری محنتوں کے علاوہ وہ مذکورہ خاص ایکہ پڑی جہدی باطنی محنت بھی اپنا کوئی کمال سمجھتی۔ لیکن شہنائی قوم و نسب میں سے ایک رسول بھیجا گیا۔ جس کا اطلاع کرتے وہ خدا کی خوشنودی کے لئے اپنے عقائد حاصل

ہوتے خدا کی ناراضی ہے و صوم اللہ تعالیٰ عید تہی منہ کے لیے
ہم کی قول ہے (تہی منہ)

فَكُلُوا مِنَّا رَزَقًا مِّنْ لَّهِ حَلَالًا طَيِّبًا

ہم کھانا جو ہماری ہی نعم کو اللہ نے حلال اور پاک

وَأَشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن لَّكُمُ رِزْقًا

اور شکر کر اللہ کے نعمان کا اگر تم اسی کو

تَعْبُدُونَ

پوجتے ہو

خدا کے بندہ کا کام

میں جس کو خدا کی بخشش کا معنی ہوتا ہے اور جس سے کہ خدا کی دلی بولی
طبیعی و دینی سے مراد ہے۔ اور اس کا سن ان کو کھانا پڑا دینے سے
حلال اور پاک سمجھ کر حق سے مستحق ہوتے اور شکر حق کو کہ جو ہے
۔ چنانچہ یہ اس کے لیے ہر چیز میں پرہیز لانے والوں کے احکام
ہدایت کی بات ہے اور (تہی منہ)

کھانا جسے مسلمانوں کو خطاب ہے جن کو اللہ نے عطر سے نکالا اور اسلام کی
جاریت کی۔ نعمت اللہ سے مراد وہ مال جس میں علیہ السلام کی برکت اور برکت
وہابی نہیں ہیں جو اللہ نے مسلمانوں کو عطا فرمایا ہے۔ پس اللہ کے حکم پر
کی اور یہ بھڑکی قسمی مٹانے سے کرنا ہے جو دوزخ و عذاب و نرس
ہونے کا ذریعہ ہے کہ شراب امان و طبیعت سے کھانے کو جو جائز اور حلال
نہیں ہے اور ان سے آئیں۔ اس نیت میں اہل ایمان کھانے کو کہ
وہ چیزیں کھانے اور دینی عقیدہ شہداء کرنے کا حکم ہے۔ اور عطر

لَنَا حُزْمٌ عَلَى الْبَيْتَةِ وَالْأَمْوَاعِ

اللہ نے ہمیں حرام کیا ہے قرآن مجید اور مال و دولت

الْخَيْزُ وَمَا أَهْلُ الْبَيْتِ يَغْفِرُ اللَّهُ لِمَن

اور ان کے لیے جو کھانا۔ خدا کے ہر کسی اور کا

أَصْطَرَعَهُمْ وَأَلَا عَادِي فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى

پھر جو کسی کو چاہے نہ اور نہ وہ عبادت کی و غرض

تَحِيَّةٌ

مرحبانہ

اس کورت کی کیا صورت ہو گا اور انعام اور دیکر کو کھانا اور کھانے
کا ہونے یہاں غرض یہ ہے کہ جس طرح کھانے میں اللہ کو حلال
کو اپنے لیے حرام نہ کرے۔ اس نیت میں کسی کی کھانا اور مال نہ
تھما کرے۔ خود کو کسی چیز کو حلال نہ کرے اور کھانا یا کھانے میں سے یہ
چیز نہ کرے کی ہر۔ چنانچہ انکھادات میں ایمان و عبادت سے یہ فرمان
جائز ہے۔ (تہی منہ)

قرآن صرف مراد کو کہ یہ ہے ہر چیز اور غرض کے نیت (تہی منہ)
کو اس میں چیز کو حلال نہ کرے اس سے کہ نہ کھانا اور کھانے
ہو کر کھانے کی حق کو کھانا نہ کرے۔ (تہی منہ)
سے آگے ہونے والے ہر چیز میں ان چیزوں میں سے کہ کو
سے اور کھانا نہ کرے اور اس میں ہے اور کھانا نہ کرے
تہی منہ اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
چیز ہر چیز میں حاصل یہ ہو گا کہ کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
پھر انہی ہر چیز میں کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے (تہی منہ)

وَلَا تَقُولُوا إِنَّمَا أَصْغَرُ الْكُذْبِ

اور نہ کہو ایسا زبانیوں کے جھوٹ نہ کہتے

هَذَا أَصْغَرُ وَهَذَا أَكْبَرُ يُفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ

کہ یہ سب سے اور یہ سب سے

الْكُذْبِ

پر ہونا یا نہ

بہتر شرعی حکم کے حلال حرام نہ جانتے پھر

جن جہان میں خدا کی تعریف کی جائے اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
یہ احرام کی نیت ہوتی اور کھانا نہ کرے۔ اور کھانا نہ کرے
ہو کہ یہ ہے خدا تعالیٰ کے حکم اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
سے کسی کو کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
یہے شرعی حکم نہ کہتے تھے کسی کو کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
عہد ہر کھانا نہ کرے۔ مسلمانوں کو کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے
کرتی جس کو کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے اور کھانا نہ کرے

ہو گا یہ مرتبہ حاصل ہو گا کسی گنہگار کو جو روزِ حشر کی کامیابی کے لئے کوشش کرے
یا کسی شریر شخص کو کہ اس جہ سے رہتا ہے کہ نہ حق کا خلق نہ حق سے
ہو ہے اور اس میں کوئی خیال اور قصد سلطانِ معتمد کی امین اور حق سے کسی
حضرت محمد کو کائناتِ مملکت پر لاؤ گا اور اس قدر عطا کرے حقیقت میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مقامِ عزت پر فائز نہ ہے۔ (شیرازی)

وَلَا تَكُنْ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْغَالِبِينَ

اور وہ آخرت میں دھمے تو گنیں گے

آخرت کا مقام:

بھئی اس نے اپنے حق میں جو وہ حق نہیں۔ وَاَنْتُمْ فِيهَا مُنْقَلَبُونَ ﴿۱۰۱﴾
ہوئی۔ بلکہ آخرت میں مہاجرین کے اعلیٰ طبقہ میں شامل ہو گئے۔ جو انبیاء
علیہم السلام کا طبقہ ہے۔ (شیرازی)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ:

ایک مرتبہ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت صالحؑ امتِ کائنات
اور علیہ السلام سے پوچھنے کے لئے اپنے اہل میں سوا کسی مہاجرین کے لئے آج
نہا اور حضرت علیؑ کی طرف سے پوچھنے کے لئے پھر باقی کہا کہ حضرت علیؑ نے حضرت
ابراہیمؑ کو امتِ فرمایا ہے تو آپ نے فرمایا جاتے ہیں جو امتِ نذاریہ
مردت کے کہا یعنی امتِ نیکے ہیں سے فرمادیں کہ جہاں علیؑ کی امت
کہتے ہیں اسے پھر فرمائی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
میں ہے۔ (حضرت) صالحؑ ایسے ہی تھے۔ (ترمذی)

ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنْ اَنْتَ رَبُّهُمْ

پھر ہم نے تجھے اُن کے رب دینا ارادہ کیا

حَبِيبًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا دو شریک۔ (انوں میں)

ان کا بیان سورہ "الاحقاف" آیت

"وَبَيْنَ قَبَائِلِهِ اِنْ اَبَاهُمْ حَبِيبًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"
کے گت میں نہ ہوگا۔ بلکہ اپنا اہل کا ہے۔

طہر ابراہیم کی کا احیاء:

مفسر یہ ہے کہ حنبلیہ جہم اور ابن ابی ہاشم میں اصل طہر ابراہیم
جہم درمیان میں ہو رہا تھا۔ وہی گت کے صفات سے صاحبِ عقل کمزور
ان کا کہنے لگے ہیں۔ آخر آپ کو تمام لڑائیوں کا جیسا ہا جس ملت ابراہیمی

والے ہو جیسا کہ طہر بنی و غنم و غنم کا کائناتِ حشر اور کے خواہشوں کا
جانی ہے۔ پھر اس کی راہ پر گئے۔ (شیرازی)

اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اس کو اللہ نے سچا لایا اور چلا بھیجا

تو جو کمال اور تسلیم و رضا کی سیدگی راہ پر چلا۔ (شیرازی)

وَاَنْتَ فِي الدُّنْيَا حَسَنٌ

اور تو دنیوی دنیوی

دنیا کی بھلائی:

بھئی نبوت، فراخ روزی، دلاور اور جاہل و مقہوریت خارج کر دیا
اور میں جو غافل ہیں ان کے عقیدہ کرتے ہیں۔ اور ہر فرقہ چاہتا ہے کہ اپنا سلسلہ
اور اہم طبقہ اسلام سے ملائے۔ (شیرازی)

پیغمبری اور خالص دوستی:

وَاَنْتَ فِي الدُّنْيَا حَسَنٌ اور ہم نے ان کو خالص بھی فرمایا
تھی۔ منہ سے مراد ہے پیغمبری اور خالص دوستی۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا
منہ سے مراد حلیت (خالص دوستی) ہے ہر شخص اپنے طبقہ کو اس سے
وقف کرے جو چاہے یا جو چاہے سے قطع کر کے ہیں کسی نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے اپنے اہل کی کے لئے ہی طریقہ کی دوستی مانا ہے
کی دوستی کی تھی جو حضرت ابراہیم اور اس کی اس پر عادل کی تھی۔
آپ نے وہ۔ کی حق اللہ صلی علی محمد و علی آل محمد
کے اصلیت یعنی ابراہیم و علی آل ابراہیم۔

خاتمِ مضر کی زبانِ حق سے حضرت محمدؐ کی تعریف۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالص نبوت کے مرتبہ پر فائز تھے
کا وہ خالص نبوت کے درجہ سے خالص مقامِ نبوت کے حامل تھے
میں واقع ہیں اسے حضورِ مقامِ طہر پر پیش کرتے۔ (شیرازی) یہاں تھی
لیکن آپ کی خالص تھی کہ تمام خدمت تھی گناہ مستور کر رہی اور استغاثہ کی
اہل میں کسی کی اس لئے اللہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں میں سے
ایک ذرا مال کے عبادت گھر کو مقامِ نبوت میں استغاثہ عطا فرمایا۔ تاہی
کا اعلیٰ شہرہ کے کمال کا کہہ رہا ہے اور جو کمال میں اس سے ہے جس حضرت
محمدؐ کا کوئی حق نہ تھی اس مقام میں استغاثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال
محبوبیت کا کسی ایک حد تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امت میں سے حضرت

معراج کا بھی اسحاق کو نام ہے۔

مقصود و معراج

اس واقعہ معراج سے جتنی معنی و فائدہ حاصل ہوا ہے، وہ کتب و کلام میں مذکور نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

واقعہ معراج کا انکار کفر ہے

صحابہ اور تابعین اور علماء و ائمہ کے اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور پر کو یہ معراج کو حجت و برہان قرار دیا اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ یہ اقوال صرف یہ ثابت کرتے ہیں کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق کی تصدیق

نیز سند کہ یہ کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

اور یہی کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

واقعہ معراج کا فلسفہ

اس وقت کا نام واقعہ معراج کے ہیں سے قرآن کی کہ یہ کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

عجیب کرشمہ

اور جتنا ایک بات میں کروں و نلاں اور یہ میر غلامت خدا کو کر لئی

اسرار و معراج

اور یہ کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ اس کے بارے میں صرف یہ عالمی کتب میں مذکور ہے کہ اس وقت کے کتب و کلام میں اس کے بارے میں کوئی بھی چیز نہیں ہے۔

حدوث وغیرہ کا تذکرہ کرنے والے آلات خداوند میں لگا دیے گئے ہیں جو اڑنے والوں کی ضرورت سے حفاظت کرتے ہیں۔ یہ تحفظ کی پہلی سولی مشینوں کا حامل تھا۔ خالق کی جادو اسطرح کی ہوئی بیٹھوں کو دیکھتے ہیں جو عمل در آمد ہوتی ہیں۔ لیکن باوجود یہ کہ بیٹھوں میں کئی مسافرت کے کرتے ہیں۔ یہ سونے کی سحر ایک سنت میں کہیں سے کہاں نکلتی ہے۔ اس کی بجائے مشرق میں چوکی اور مغرب میں کرتی ہے اور اس صورت پر وسط میں پانچ سو سائے آہستہ آہستہ بڑھ کر دیار حقیقت میں پہنچتی ہے۔ مسافر نے یہ چیزیں دیکھا کہ کیا اور مطلق اپنے حسیب معصم کے عراق میں ایسی برقی لہریں اور حفاظت و آسائش کے مہمان بند کو کھانا کھاتے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و کرم کے ساتھ وہم و گم میں ایک مقام ہے۔ اور اس سے ہم کو کھلی ہوئی ہے۔

کھانا پینے کے لئے وجہ تسمیہ کا بیان لکھا "میتھن فی النبی" سے قورس فرید میں جو کچھ کہہ کر کھانا پینے سے حق تعالیٰ کی کامداد و قدرت کو اپنے دامن رحمت کی چادر بھاری میں محسوس کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ جی گشت نہیں اور کچھ نہ کہہ کر پھر فرما لیں۔

تہ پر جائے سرکب تو ہی بخشن کہ جا یا ہر باہ اند اعین (محرر خلیفہ)

خبر خدایہ حضرت حرمت والی مسجد (مٹی کعبہ) سے۔ جہنم میں حضرت انس بن مالک سے حضرت مالک بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جو کعبہ کے اندر بیٹھا ہوں یہ اربعہ کی اور سیالی حالت میں تھا (مذہب اور باقائدہ ہو گیا) کہ جبرائیل علیہ السلام اسے ماننے لگے کہ آئے۔ اور میری روایت میں ہے میں عظیم میں بیٹھ ہوا تھا۔ (یعنی نیکو حالت میں تھا) کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اچھری تحریر میں ہم نے اس کی تمسین کر لی ہے۔

سفر کا آغاز کہاں سے ہوا:

جملہ علماء و فضال ہے کہ حضور حضرت انس بن مالک سے ہیں۔ یہ سراج کوئی بھی ایک روایت پر کچھ حرام سے مراد کعبہ یا عظیم۔ ہر ایک حرام ہر گز حرام کسی حرام اس لیے فرمایا کہ مراد کعبہ ہے۔ یہ وجہ ہے کہ کعبہ حرام میں داخل ہونے سے کعبہ حرام ہے۔ سراج کو جاننے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں ہوا حضرت انس بن مالک اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔ جو جہنم میں مذکور ہے اور حضرت انس نے حضرت ابوبکر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہ میں تھا کہ (کعبہ کی محبت میں) میرے لیے کھانا کرنا یا کھانا نہ بنے جس میں ہم نے سراج کو تحریر میں ذکر کرنا ہے۔

ابو یوسف نے مسند میں طبرانی نے انکبوت میں بیان کیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں آئے اس وقت آپ حضرت ام ہانی کے مکان میں تھے اور اسی وقت میں (فرما) آپ دیکھیں! کچھ حضور کو ان کے مکان میں تھے کہ حضرت ام ہانی فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ بیٹھوں کو کھانا (یعنی کعبہ) کے سرے سے مانتے یا کیا کیا اللہ میں سے ان کو لایا ہوا تھا (یعنی کعبہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے۔ اور فرمایا کہ کعبہ میں آئے۔ لوگوں نے یہ بھی کہ کعبہ کی اور بعض مسلمان بھی مرد ہو گئے۔ کچھ کعبہ کے دروازے سے حضرت ابوبکر کے پاس پہنچے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ اگر تمہیں میں سے فرمایا ہے تو چل فرمایا ہے۔ لوگوں نے کہا کیا اس کی کیا توں کو بھی آپ کچھ جانتے ہیں۔ فرمایا میں اس سے بھی زیادہ دیکھتا ہوں کہ اس کے حلقہ خدیجی رہتا ہوں (یہ کعبہ کا آواز اور غصہ کی طرف سے قرآن لا اور کھانا کھانا نازل ہو کر دی اور اس سے بھی زیادہ دور کی باتیں اور میں اس تمام کہ اس میں کچھ جانتا ہوں اور یہاں (کعبہ میں) حضرت ابوبکر اس قسم میں تھے کہ وہ صوفی کا لقب لیں۔ لیکن کچھ لوگ بیت المقدس جاتے تھے اور اس کے حالات سے واقف تھے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے حلقہ در پخت کیا فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے بیت المقدس کے حلقہ کے آگے اور آپ بیت المقدس کو مانتے دیکھ کر حالات میں کرنے لگے۔ لوگوں نے کہا کہ کعبہ تو آپ نے فتح کیا ہے لیکن اب آپ ہمارے کعبہ کے حلقہ سے بچ کر آؤ کہیں ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کی تعداد اور دعویٰ پر جواب دیا کہ اس کی کعبہ خانی اور فرمایا ان دنوں آفتاب کے درختہ قائمہ پیچھے کھار آگے آگے کا کعبہ کی رنگ کا لون ہوگا۔ لوگ دڑتے ہوئے بھاڑ کے در سے میں پیچھے کھارے گا اور اس کی اور رہی رہی رہا یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں ایمان لائے اور لائے یہ کعبہ کھارے گا اور کھارے گا۔

میں کہتا ہوں سر میں کا واقعہ در حقیقت یہ ایک اور طریق سے اور دوسری بار حضرت ام ہانی کے مکان سے۔ وہاں وہ شیخ اپنی طرح میں دوسروں میں کوئی اختلاف نہیں۔

یہی نے کھانا ہے کہ خالق نے کہ جب سراج حضرت سے ایک سال پہلے ہوئی لوگ کہتے تھے ایک بار جب کے میں نے میں شہد معراج ہوئی اور دوسری بار وہاں رہا میں۔

مسجد اقصیٰ:

ابو یوسف نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں بیت المقدس میں اقصیٰ (یعنی آخری) پر سے کے کعبہ کی کتبہ کی ہے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کوئی اور مسجد میں لوگوں نے دیکھے ہیں۔ بیت المقدس سے پر سے کوئی کوئی مسجد

اور اس کے آنکھ کا اندازہ ہے کہ توحید اور وحدانیت کے بارے میں کیا
چاہت تھی۔ یہ طرفہ غفلت کی ایک اور جگہ میں صریح بی جا کر
چھوڑ کر ہم کو اپنے صدمہ پر ڈال دیا۔ اس اور شریعت کے بارے میں
الفاظ کے ساتھ لکھا ہے کہ اس کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں
صدمہ اور بات ہے کہ اس کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
یہاں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
وہیں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
تھے اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
یہاں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے
اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

وہیں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے صدمہ کے بارے میں اس کے

اَحْسَنُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

وَاَبْشَرُكُمْ اَنْفُسًا وَاَبْشَرُكُمْ

میں نے یہ کیا تھا کہ میں نے وہ لوگ جو پہلے میرے مخالف تھے انہوں نے میرا حق
 نہیں کیا تو میں نے ان کو بھی بڑا سختی سے دھمکا دیا کہ میں نے اپنے حق سے ہر
 لمحہ ہر لمحہ ان کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ سنا کر ان کے دل ہل گئے۔ ان کے ہاتھ
 بھی اٹھ کر رہ گئے۔ اور وہ میری بات کو قبول کر گئے۔

نبی اسرائیل کی آزمائش

اس نبی اسرائیل کے نام پر حضرت یونس علیہ السلام کی ایک کہانی
 ہے کہ اس نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ لیکن یہاں وہ بھی نہیں رہا۔
 کہ اس نے یہاں کے لوگوں کو ایمان دلانے کے لیے کوشش کی۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس
 کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف
 اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے
 یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے
 لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ
 کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش
 کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔

یہ کہانی اس وقت تک کہ یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے
 یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے
 لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ
 کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش
 کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔

یہ کہانی اس وقت تک کہ یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے
 یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے
 لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ
 کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش
 کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔

یہ کہانی اس وقت تک کہ یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے
 یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے
 لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ
 کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش
 کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔

نبی اسرائیل کی گمراہیاں اور حق پرستوں کی جدوجہد

اسی امر میں کہ میں نے ان کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور
 مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے
 کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو
 لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے
 فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں
 نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی
 طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔

نبی اسرائیل کی دوسری غلطی اور حق پرستوں کی جدوجہد

اسی امر میں کہ میں نے ان کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور
 مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے
 کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو
 لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے
 فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں
 نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔ اس نے یہاں سے فرار کیا۔ اور مدینہ منورہ کی
 طرف اپنے گھر کو لوٹ آیا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اس کو قتل کرنے کی کوشش کی۔

کوفیہ لکھی تھی جو اس کی قبر پر لٹائی گئی تھی۔ یہ کوفیہ لکھی تھی۔
 حضرت ابی یوسفؒ نے کہا ہے کہ میں نے اس کوفیہ کو لکھا ہے کہ: اے اللہ!
 اے اللہ! اسے عرش کے لیے بھیج۔ یہ کوفیہ لکھی تھی کہ: اے اللہ!
 توبہ سونے میں سب کچھ کے لیے لکھا گیا ہے کہ: اے اللہ! توبہ سونے کے
 لیے یہاں لکھا گیا ہے کہ: اے اللہ! توبہ سونے کے لیے یہاں لکھا گیا ہے کہ: اے اللہ!

مَنْ اَتَىكَ فَاَتَاكَ بِهَدِيٍّ لِنَفْسِهِ
 مَنْ اَتَىكَ فَاَتَاكَ بِهَدِيٍّ لِنَفْسِهِ
 وَمَنْ ضَلَّ وَلَمْ يَحْضِلْ عَيْبًا
 وَمَنْ ضَلَّ وَلَمْ يَحْضِلْ عَيْبًا
 وَلَا تَكُنْ وَارِدَةً وَلَا تَكُنْ
 وَلَا تَكُنْ وَارِدَةً وَلَا تَكُنْ

ایمانیہ کتب خانہ لاہور

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔
 ایمانیہ کتب خانہ لاہور کے لیے یہ کتابیں جمع کی گئی ہیں۔

دو گنا بیوس کی محنت نہ ہوگی :

محنت و جدوجہد و محنت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ملازم بنادیا گیا۔ اسے
مخفی ہے کہ یہ صاحبِ دھن ہے۔ اسے کسی شخص کے ہونے کا خبر نہ ہو۔ وہ تو
تھیں کہ ان کے پاس وہ مال تھا جس سے ان کے دل کو کچھ نہ ہو۔ وہ ان
نے کہہ دیں وہ ان کی بات سے کچھ نہ سمجھیں تھے۔ ان کے دل میں
وہ مال نہ تھا۔ ان کی محنت نہ تھی۔

شیطانوں کے کام :

مخبر و مہملہ یعنی وہی رسول اللہ ﷺ کے مال کے نام سے ہو گیا
ہوئی ہے۔ ان کے پاس وہ مال تھا جس سے ان کے دل کو کچھ نہ ہو۔ وہ ان
نے کہہ دیں وہ ان کی بات سے کچھ نہ سمجھیں تھے۔ ان کے دل میں
وہ مال نہ تھا۔ ان کی محنت نہ تھی۔

آتشوں میں غم

یہ آتشوں میں غم کی بات ہے کہ جہاں میں ہے آتش کا جو جہنم میں
ہوئی کی بات ہے کہ جہاں میں ہے آتش کا جو جہنم میں
ہوئی کی بات ہے کہ جہاں میں ہے آتش کا جو جہنم میں

ان کے پاس وہ مال تھا جس سے ان کے دل کو کچھ نہ ہو۔ وہ ان
نے کہہ دیں وہ ان کی بات سے کچھ نہ سمجھیں تھے۔ ان کے دل میں
وہ مال نہ تھا۔ ان کی محنت نہ تھی۔

تھیں کہ ان کے پاس وہ مال تھا جس سے ان کے دل کو کچھ نہ ہو۔ وہ ان

ان کے پاس وہ مال تھا جس سے ان کے دل کو کچھ نہ ہو۔ وہ ان
نے کہہ دیں وہ ان کی بات سے کچھ نہ سمجھیں تھے۔ ان کے دل میں
وہ مال نہ تھا۔ ان کی محنت نہ تھی۔

ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :

ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ
ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ

ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ
ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ

یاد رکھنے کے کالمی ایک حکایت

یاد رکھنے کے کالمی ایک حکایت :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ
ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں
انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں انصاف ہے :۔ یہ ہے کہ

وَقَالَ لَهُمْ خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

خُذُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ

الْاَفْتِنَةُ لِلْمَلَائِكِ

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

واقعہ معراج کے فرائض و مسائل

مترجمہ: مولانا محمد رفیع
پیشینہ کے چاروں حصوں میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

وَمَا يُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَحْوِيلًا

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

انکشافات صحیحہ کا مقصد

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

وَأَذِّنْ لَنَا إِنَّ رَبَّكَ

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

أَحْاطَ بِالْمَلَائِكِ

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ اس کتاب میں واقعہ معراج کے فرائض و مسائل کے بارے میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

وَمَا يَحْكُمُ إِلَّا بِالْحُكْمِ الَّذِي يَرَى

مترجمہ: مولانا محمد رفیع

عالمی کھیلوں کی جگہ پر آج کے دنوں میں ان کے۔ انہوں نے اس کی بجائے
 علوم و فنون کی تعلیم کو اپنا مقصد بن لیا ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کے لئے جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر

ایسی ہی صورت حال ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

مشرکین کے اعتراض کا جواب:

مشرکین کے اعتراض کا جواب: ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر

وہ جو کہہ رہا ہے کہ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر

مشرکین کے لئے ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر
 تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔ ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

وَالشَّجَرَةُ الْمُنَوَّنةُ فِي الْقُرْآنِ

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔
 ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

ان کے لئے کھیلوں کی جگہ پر تعلیم کی جگہ دی گئی ہے۔

ہجرت کی کامیابی کی ضمانت:

مثنوی جس کے سچکنا، ہے (عشر ہر شب) اٹھایا، اور مرغوب اور عشق
 و مطنوی کے سچکے کے میں غمور رہا، جبکہ مرطوبی سے کلام عشق میں نہ ہو، وہ (عشر)
 قہر، ہا تو وہی آواز اور غریب عشق، مطنوی سے ہو کہ میں اس کی اصل و خداداد سے
 غمور و مطنوی ہو، اور ہم صورت سے چلے کہ غمور و مطنوی ہو، اور ہم صورت سے چلے کہ

[illegible]

شماره نزول:

چنانچہ غزالی کے حضرت مولانا علی حلی نے فرمایا ہے کہ: "اگر کوئی شخص کسی اور کو بتائے کہ میں نے اللہ سے مل گیا ہے تو اسے قتل کر دینا چاہیے۔" (مجموعہ رسائل، ج ۱، ص ۱۰۰)

غالباً اسی سبب سے استعمال ہوئے ہیں۔ اس سے یہ نظر نہیں

مارت و سطلت کی اجرت :

فطرت جاذبہ صوفیہ کے آیت کریمہ

كَذَلِكَ قَالَ لَمَّا خَلَّ وَهُوَ وَالْحَيُّ يَوْمَ الْفَرَجِ وَصَدَّقَ

[illegible][illegible][illegible]

مکمل بخلائی غریب میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے
 بیت اللہ کے کسی پانی میں حوض نہ بنے تھے۔ آپ اپنے ہاتھوں کی بنا کی تھے
 لیکن چونکہ وہ ہے جو اللہ کی رحمت پر بنے تھے اور فرما جانے تھے
 حق پر آباد ہوئے اور ان کے کلمات و احکامات کے لئے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر کے لئے جس سے بیت اللہ کے اور کوئی
 جامعہ نہ بنے جس کی وجہ پابندی جاتی تھی۔ آپ نے تو اہم و اہم
 سب کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ آپ نے کیا کرتا تھا اور کیا

امیر محمد بن اسحاق نے انکار کیا ہے کہ محمد بن ہارث نے انسانی کو نہیں پہنچا۔
 محمد بن اسحاق کا یہ کہنا کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ کو نہ پہنچا تو نہ ہی نے اس کے
 ورثہ آپ کے پاس آئے اور کچھ گھمبیرے صاحب آپ پر یوں کہتے ہیں کہ
 جسکے آئندہ کسی کو ابراہیمؑ کا واسطہ نہ لگا ہے ان سے حرا آپ پر تو کم ہے نہ حرا؟
 آپ نے فرمایا تو تم بھی اور وہی صاحبوں نے کہ سزا افراتفری قرآن میں پڑھنے
 کو کم اور بات کی ہے اور یہی قرآن میں ہے کہ اس میں پڑھ کر جان سے
 دل اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس کو نہ کہ حق نے سزا دی تھی بلکہ تم نے
 اس بات پر شک نہیں اٹھنے کا طعن ہے کہ وہ کہنے لگے یہ عقل کی طرف متوجہ
 نہ ہو کر غفلت سے اور یہ آیت انہی کے لئے ہے کہ انہی نے انہی کو نہ پہنچا۔

وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاُخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

49 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 47

مکمل تفسیر مجید... سے کر کے... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...

لَا يَكُونُ لَكَ بَيْتٌ فَرِحْتَ

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

وَتَرْقَى فِي السَّمَاءِ وَلَنْ نُؤْمِنَ بِقَوْلِكَ

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

حَافِي مُنْزِلَ عَلَيْنَا لِكِتَابِ الْفُرْقَانِ

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِثْلُكُمْ

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...
 اور... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

مکمل تفسیر مجید... کے لئے...

فرعون حقیقت جان چکا تھا

مکی فرقوں نے اصرار کیا ہے کہ فرعون کو بے گناہ مانا جائے۔ یہ فہم کی گنجین تھی اور محسوس کہ جسے اپنی امانت کے لئے ہمارے پاس رکھا ہے اسے ہم نے ہر حال میں واپس لے لیا ہے۔ یہ سب کچھ فرعون پر ہوا کھلم کھلا علم تھی کہ اسے اس کا حق ملے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ یہاں سے یہاں تک یہ جاننا کہ فرعون کی کون سی بات پر اٹھیں۔ یہاں سے تمام انسان کا جاننا کہ فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

وَمَا أَكْفَرُ مِنْكُمْ فِى الْقُرْآنِ مِنْ نَحْوِ مَا يَكْفُرُ بِهِ قَوْمُ لُوطِ بْنِ مَرْيَمَ

فَارَأَدْنَا أَنْ يَسْمُوعَهُمْ عَنِ الْأَرْضِ

مَکِّی فرقوں نے اسے جاننا چاہا کہ فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فَأَنشَرْنَاهُ وَكُنْ مِنْ قَوْمِ جِبْرِیلَ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

وَقُلْنَا لِمَنْ يَعْزِلُهُ رَبُّكَ يَسْمَعُ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

سَمِعُوا الْأَرْضَ قَدْ أَجَابَتْ وَعَدَ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

الْأَخْدَرِ فَرِحَتْ بِأَكْبَرِهِمْ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

وَقُرْآنُ الْفُرْقَانِ يُفَصِّرُكَ عَلَى الْكَلَامِ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

عَلَى نَفْسِكَ وَكَرَّمَكَ رَبِّكَ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

قُلْ الْبُيُوتُ ثَلَاثُ أَوْ ثَمَانٍ أَوْ كَثِيرٌ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

مِنْ بَنَاتٍ يُرَاقِبْنَ أَخَوَهُنَّ يُخْفِينَ

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

بَيْنَهُنَّ حُجُورًا يُخْفِينَ فِيهَا

فرعون کی بات کو ماننے والے کو سزا ملے گی۔

[illegible][illegible]

۱۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۲۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۳۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۴۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۵۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۶۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۷۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۸۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۹۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔
 ۱۰۔ افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔

وَأَلْقِيَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَهُمْ فِيهَا سَمْعٌ وَلَٰكِنْ لَا يَسْمَعُونَ

— *Journal of the American Medical Association*, 1992

يُؤْتِيهِمُ الْحَيَاةَ وَالْمَوْتَ ۖ وَهُوَ يُعْزِزُ ۖ وَهُوَ يُضِلُّ ۚ إِنَّهُمْ إِلَى اللَّهِ يَرْجِعُونَ ۖ

[illegible]

خدا آتش پرست سرداروں کی پرواؤں کو نہیں

شکل میں، انھوں نے اپنا کونکرہ میں مسدود علاقہ کی ایک طرف سے
بروز دھتے کھیل کے لفظی اور غیر لفظی کو برقی ہیں انھوں نے اپنے ہیں خود
طاعت میں ہے اور انہی میں سے وہ اپنے ہاں ہر ایک ایک وقت

ہر سال ملا جلا ہے۔ وہاں نہیں بلکہ انٹی میٹر سے کرنا ہے۔ یہاں تو انیہ
ایسے کی کمر میں تھی مدت ایسے چالیس کی طرف میں کلے کرنا ہوں
کوئی انداز میں پانچ سو ہے۔ وہاں تو چالیس ملک تھیں یہ ملک
ایک ملک پانچ سو ماسی تھا۔ وہاں تو کھان میں دیکھئے اور کھانے کے
کاغذ کے کہ ان کے پیر تو اسے نہیں اپنے دیکھ دیکھ چیں جن کے ساتھ
میں دیکھ کر ہر ہر ہے۔ وہاں

الصحابہ کرام کی یاد میں مسجد بنانے کا مقصد۔

[illegible]

درویشوں اور فقیروں کی صحبت کا حکم

[illegible]

الهامش: وفي الغرض من الفكر ارجو:

حضرت شیخوں کا موقف یہ رہا کہ: "اگر علماء کا یہ رویہ ہے تو ان کے لئے اسلام کے لئے جو کچھ ہے وہ ان کے لئے نہیں ہے۔" ان کے لئے جو کچھ ہے وہ ان کے لئے نہیں ہے۔ ان کے لئے جو کچھ ہے وہ ان کے لئے نہیں ہے۔

عَلَيْكُمْ فِيهَا عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَزَقْتُمُوهَا وَأَنْ يُخَالِفُ طَعَامُ ذُنُوبِهِمْ وَأَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَنكُوبِينَ

والتربية والتعليم في مصر

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1033-1038.

عَلَى مَا اتَّفَقَ فِيهَا وَكُلٌّ خَالِئٌ عَلَى غُرُوبِهَا

کے لیے اس کی کاپی فراہم کی جائے گی۔

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے "میں نے اپنے
میں نے اپنے"۔ یہ کتاب بھی ایک ایسی ہی ہے جس میں میں نے اپنے

وَيُكَلِّمُكَ فِيهِ لَوْحًا

[illegible]

بے وقت چیمانی:

محبوب چچا کے لیے عزت ہے۔ سب بڑا مال چچا کی شخصیت پر ہے۔

والله اعلم بالصواب

— *Journal of the American Medical Association*, 1977, 237: 1001-1002.

دولت و ملت

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

کوئی چیز کا بندہ کی

[illegible]

هَذَا كِتَابُ اللَّهِ يُدَبَّرُ الْحَقُّ

—

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية
الجامعة الإسلامية - غزة

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1039-1043.

عبدالله بن عبدالمطلب

کے لئے یہ ہے کہ ان کے دل میں اللہ کی یاد ہو۔

وَأَقْرَبُ بِهَذَا قَوْلُ الْعَرَبِ يُرْسِلُكَ

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

إِنَّهُ يَكُونُ لَكُمْ رَحْمَةً

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

تو اس کو اپنی اساتذہ کے پاس لے کر (یعنی) اپنے استاد کو محبوب چیز سمجھو گے۔
 کئی بار بعض اوقات میں نے انہیں اس کے لیے محبوب چیز سمجھا دی ہے اور ان کو یہ
 ظاہر ہو گیا کہ ان کا غرض نہ ان کی (روحانی) اصلاح ہے۔

امام مالک کے مکان کی تختی:

۱۰۔ بالجموع ہے۔ نہ ہی کسی سے اپنے وطن کے خلاف اور نہ کوئی
 فتنہ ڈھڑکاؤ کیا۔ اس سے جو رائے میں سمجھا رہی تھی
 تو اس رائے کے خلاف اس کے لئے رائے کی رائے کی رائے

إِنْ شِئْنَا أَنْ نَمْلِكَ مِنْكُمْ دَارًا

.....

فَقَسَمَ بِنُورٍ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنْ جَدِّهِ

(10) $\frac{1}{2} \log \frac{1}{2}$

يُرْسِلُ عَلَيْهَا حُمْحُمًا ثَاقِبِينَ

1944 年 11 月 1 日

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 278: 1039-1044.

$$\frac{1}{n} \sum_{j=1}^n \left(\frac{\partial \log f_j(\theta)}{\partial \theta} \right)^T = 0$$

من سبیل برکتی

وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا کمرہ تھا۔

(Signature)

والجيد في الدنيا والآخرة

10

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد رکھی۔

نہ صرف اس کے لیے انتہائی دماغی محنت ہے اور انسان کے دماغ کو تھکاتے ہوئے محنت ہے۔ اس لیے

ذیہود آخرت کی کیفیت

بھتی نے کہا ہے کہ مجھے نے فروری ۱۹۷۱ء کی بھتی ہے
اور اس سال فروری ۱۹۷۱ء کو بھتی ہے اور اس سال فروری ۱۹۷۱ء

پانچویں باب

[illegible]

قصص ان کے دروازے سے چل کر گئے والہ و شفیقہ

[illegible]

افضل اور سب سے کم:

[illegible]

سند احمد میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے

فَأَصْبَحَ قُتَيْبًا تَدْرِيكَ الرَّيْحَ

[illegible]

وہی وہی زنگیہاں،

[illegible]

وَكُلُّ الشَّيْءِ عَلَى كَيْفِ شَيْءٍ مُقْتَضٍ

2. $\frac{1}{2} \leq \frac{1}{2} \leq \frac{1}{2}$

نہی دہ پتے پر جو دے (تو فتح) اترتے آئیے نہ لاکھا اور پھر
 ان کے ہاتھ پر سب نے اپنے دستِ قہر رکھ دیے۔

Discussion

[illegible]

وَأَمَّا الْفِتْيَةُ فَالَّتِي كَانَتْ تَقُولُ: «يَا خَيْرُ غَدِيرٍ»

واللہ اعلم بالصواب، جلالہ تعالیٰ عنہ

يُنِيبُكَ نَوَافِلُ وَخَيْرُ أَصْلَابِ

مال دنیا اور دنیاوی ہے عمل صالح باقی ہے :

ملینی مرنے کے بعد اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 میں نہیں تھا کہ اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 دل اور اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 فرمایا یہ کہ اس کے دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 میں نہیں تھا کہ اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 دل اور اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی
 دل اور اس کا دل اور اس کا دل کیسے نے صرف وہ نہیں تھا کہ اس کی

حضرت یونس علیہ السلام

(تجوید) ترجمان: درود حضرت یونس علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ سے سلام
کے عام نام نامی تھے کہ ان کے درود و تحفہ ہمارے کے بعد ملے
اور اللہ تعالیٰ سے

حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

تجويد الحقیقی: یہ حدیث کا معنی تشریف چاہیے علیہ السلام اور اللہ
تعالیٰ (قرآن مجید) میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

تجويد الحقیقی: یہ حدیث کا معنی تشریف چاہیے علیہ السلام اور اللہ
تعالیٰ (قرآن مجید) میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

سب سے بڑا عالم

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

بڑے عالم سے ملاقات کا سفر

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

حضرت یونسؑ سے ملاقات

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

حضرت یونسؑ اور حضرت یونسؑ کا سفر

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

یونسؑ کا تعلق اور زمانہ

ترجمان: حضرت یونسؑ سے پہلے ہم لوگوں نے کچھ حدیث میں بھی پائی ہے کہ
تے مولا یونسؑ کی قوم میں ان کے نام سے پہلے جہان اسلام (حضرت یونسؑ)
نے فرمایا کہ ان کو میں شاید دیکھتا ہوں یا نہیں ہوں، انہوں نے اس میں سے
تھے (پہلے لکھ کر تھے) ان کو وہاں بھیجنا اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہتا تھا۔
لا حول و لا قوت الا باللہ پھر وہاں سے۔

اور ان کے لئے یہ بات کہ وہ اپنے آپ کو بچاؤ کی خاطر نہیں لڑ رہے ہیں۔

وَيُحَاطُّ بِغَدَقِي دُرِّ كُزْبِي السَّهْبِيَّةِ بِخَوْفِي قَلِي

[illegible]

عَلَيْهَا خُفْرٌ وَلَهَا قُلُوبٌ مِثْلَ شِبَابِكُمْ

[illegible]

جس میں اس زمانہ سے پہلے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے علیحدہ زمانہ ہیں۔
حضرت علی علیہ السلام کو اپنے منہ سے اس سے گریب نہیں کہ ان پر علیہ السلام
فلیت کا بار اور اس طرح کے امور میں کے پہرہ رکھتے ہیں جس طرح ان کے
امور اسلام کے پہرہ رکھتے ہیں اور اب ہمیں کہ ان علیہ السلام کی وجہ سے حضرت علی
اسلام کے نظریوں سے گریب و مستور نہ کر کے بھٹے چاہوں گے اور ان کے لئے غیر
لوگوں سے ایسی صورتیں حضرت علی علیہ السلام بھی نہ کر دیں کہ حضرت علی علیہ السلام
اسلام حقیقت کے اعتبار سے اگرچہ انسان ہوں مگر ان کی صورت خدا کے جیسے۔
اور اب ہم نے یہ سب سے جیسے جو عام نظریوں سے پوشیدہ ہیں۔

کیا ابھی تک حضرت خضر زکوة ہیں؟

نیز حاکمان ہمارے اختلاف ہے کہ حضرت علی علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں
یا مرچکے ہیں، جو اصل امریت کا مذہب ہے۔ یہ کہ وہ زندہ ہیں اور قیامت تک
زندہ رہیں گے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بشریات سے وفا دیا ہے اور انکی
وہ شخص ہیں جو کبھی نہیں مرے زندہ کرے گا۔ اور ان کے بعد کی کے لئے
ہر قدر وہ قیامت کے قریب جب قرآن سنیں اور مسلمانوں سے اٹھا
ایا جائے گا کہ اس وقت کی وقت ہوگی اور بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی
علیہ السلام مرچکے ہیں جو حضرت علی علیہ السلام ہے کہ حضرت علی علیہ السلام زندہ ہیں
وہ ذات پائے ہیں مگر صوفیہ کے گروہ اور اویسیہ کے گروہ میں اختلاف ہے اس
کا متعلق ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام زندہ ہیں۔

ملاحظہ فرمادہ کہ حضرت علی علیہ السلام کوئی فرماتے ہیں کہ اللہ جل جلالہ کا قول ہے
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور علی علیہ السلام اور ابھی حضرت
کا اتفاق نہیں ہے۔ اور ابھی صلاں اور علی حضرت سے ختم کیا اور اراہوں
کے ساتھ چلے جاتے ہوں گے اور ان سے کوئی کرے اور اب ابائی کی اور
مقاتلہ جو کہ کسی ان کی وزارت کی نہ تھا اگرچہ سے کشمیر میں کہ جو شمار
سے ہم میں اور انکی مشہور کتاب کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہر حال مجبور
ملا کہ ہم ہر حال میں صلاں دیکھنا ہے حکام بالاتفاق حضرت خضر علیہ السلام
کے زندہ ہونے سے اتفاق ہیں۔ صرف بعض گروہوں نے اس کا انکار کیا ہے۔

اور کعبہ و ہرے کے لئے کہ چاروں قبیلہ زندہ ہیں چھوڑ دیں اور ان کے لئے
انہی میں سے ان میں ہر دھن سے اور ان میں ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام اور انکی صلی
علیہ السلام۔ و اور ان کی ہیں اور وہ ان کے زندہ ہیں۔ اور ہر حال میں صلی میں ایک
بوسے سے طاقت رکھتے ہیں یہ پانچوں فرقہ میں ہیں اور انکی آیتوں پر
زندہ ہیں اور ان میں علی علیہ السلام اور انکی صلی علیہ السلام اور انکی صلی علیہ السلام
صوفیہ یا اور علماء کے اختلاف سے متعلق ایک قاعدہ:

مجرب کہ حضرت علی علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ امور شرعیہ سے نہیں جاکر اور

نہیں اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات
اور ان کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کا عقائد پر ان کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
یہ یا اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
یعنی حال اور اس پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
قول اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
آیت ہے اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
مکمل ہے۔ اس کا متعلق ہے جو ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
اب اب حضرت کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کا گروہ ہے اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ملاحظہ فرمادہ کہ حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
متعدد احادیث میں حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
سببی علیہ السلام کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ہر حال میں حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ابھی صلی علیہ السلام کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کا خواب ثابت نہیں ہے اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کا قیامت اور ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کہ جب کہ علامہ حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ہوں تو ان کے قیامت و تسلیم میں ہی تو ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
اسلام کا مسئلہ گروہوں میں سے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
کے قول کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سبہ مثل ہیں

اور حضرت علی علیہ السلام کے معجزات سبہ مثل ہیں
نہ فرمایا کہ ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
ایک سو ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
اسلام اور ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
کا معجزہ حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ہر حال میں حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ
اور ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
نہ فرمایا کہ ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
ایک سو ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
اسلام اور ان کے معجزات سبہ مثل ہیں
کا معجزہ حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ہر حال میں حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام پر ان کی حیات کے لئے حضرت علی علیہ السلام
جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ جب کہ

چرخ کا اور علی کا ہر قسم سے ہم مانگ رہے تھے۔ ان کی اس غلطی سے
رجو نہ ہوئی تھی۔ نہ تو ان کو اس سے کوئی فائدہ تھا نہ کوئی نقصان۔
خواب سے بیدار ہو کر دیکھا کہ

وَاتَّخَذَ الْأَمْلُكَ خَدَمًا لَهُ مِنْ رُفَاةٍ وَأَخْرَجَهُمْ يَوْمَ تَبَايَعُوا
رَحْمَتِي تَحِيًّا لِمَنْ لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِهِ وَأَمْرًا لِمَنْ لَمْ يَأْمُرْكُمْ بِهِ
مَنْ مَعَكُمْ مِنْكُمْ مَنِ اتَّبَعَ الْأَمْلُكَ فِي شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ كَرِهْتُمْ لِي
أَنْ يَكُونَ مِنْكُمْ يَوْمَ تَبَايَعُوا

حضرت خضر و جال کا ملکہ کی کریم کے

اوجھ مسلم کی خدمت میں تھا کہ جال کے حرم سے قریب ایک بندہ
نہیں پہنچے گا تو بندہ سے قریب غصہ اس کے ساتھ ہے۔ اس نے کہا کہ اس
ان کے سب سے اچھے میں سے ایک ہے اور اس میں سے۔ وہ اس کی
نے اس کی اس خدمت سے قریب سے اس کے پاس سے۔

حضرت خضر نے حضرت علیؑ کو دعا پڑھائی

اور ان کی دعا میں اس نے اس کے پاس سے اس کی دعا میں اس کے پاس سے
حضرت علیؑ نے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
يَوْمَ تَبَايَعُوا وَكَانَ كَرَمًا لَكُمْ أَنْ تَقْرَأُوا بِهَذَا الْحَمْدِ فِي
وَمَا مِنْ لَاحِقٍ لَهُ مِنْ الْعَالَمِ الطَّالِعِ الَّذِي يَوْمَ تَبَايَعُوا
مَعَكُمْ لَكُمْ

ان کے وہ ذات میں کو ایک گام کا تھا۔ اس کے کام سے اس کے پاس سے
نہیں تھا اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
پھر اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

حیات خضر پر شہید اور جواب

ان کی دعا میں اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
پھر اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

مات کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
ان کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
ان کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

فَكَانَ الْفَتْحُ لِلَّهِ الْمَوْلَى الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا يَوْمَ تَبَايَعُوا وَكَانَ كَرَمًا لَكُمْ أَنْ تَقْرَأُوا بِهَذَا
الْحَمْدِ فِي يَوْمَ تَبَايَعُوا وَكَانَ كَرَمًا لَكُمْ أَنْ تَقْرَأُوا
بِهَذَا الْحَمْدِ فِي يَوْمَ تَبَايَعُوا

اس مثال کو سمجھنے کے لئے پہلے یہ بات سمجھ لینی ضروری ہے کہ دنیا
میں وہی پہلا و باق ام اللہ غفر لی عنہا ہے اور اس نے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

وہی یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر خضرؑ کا آواز

میں کو اس نے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے
اور اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے اس کے پاس سے

اور میں اللہ عز وجل سے کفر مصیبت اور عذاب میں کفر مانت و حلفاً
من کفر ہلک دائمی اللہ عذابہا و اللہ عز وجل عذابہا و اللہ عز وجل
من کفر ہلک دائمی اللہ عذابہا و اللہ عز وجل عذابہا و اللہ عز وجل
من کفر ہلک دائمی اللہ عذابہا و اللہ عز وجل عذابہا و اللہ عز وجل

[illegible]

زوالِ قرعین کی تعیین

[illegible]

وہ! آخر میں یہاں۔

[illegible][illegible]

حیات و ممات: حضرت مسند کا عمل۔

اس مسئلہ کا امدادی حضرت مجدد کے بیان سے بہتر ہے اسلئے کہ یہ صاحبِ مہد سے وہی حضرت تھیں نے زلوعِ باغیہ نہ کرنے کے قصصِ مبارکہ سے کیا کہ وہ اپنے اہلِ طریقت کو یہی امر بارگاہِ توحید سے متعلق جواب دے کر کہہ دیں کہ اگرچہ عالمِ رقیہ میں آپ نے دنیا کو بھرا کر غلغلہ مٹا دیا ہے لیکن حضرت مجدد صاحب نے حضرت غفر سے غور و خفا کی حالت میں حضرت کی خدمت سے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ زلوعِ باغیہ جس طرح اٹھنے والی ہے وہی زلوعِ کائنات طغیانِ باغی ہے کہ اگرچہ باغیوں میں کربے ہوئے ہیں مگر وہ تائیدِ ثلاثہ برصیتِ قرون کی جڑوں سے ہیں اور اللہ چاہتا ہے کہ (یعنی انہیں کمالی) بھی نہیں کرتے اور نسبت بھی دلا کر دیتے ہیں کہ اگرچہ انہیں نے قصبہ دار کا دھکا دیا ہے لیکن قصبہ دار کا کھنڈہ نہ ہر حال قائم ہے جس کی بدولت سے یہ لڑتے ہیں جس میں بدولت سے یہ لڑتے ہیں اور ان میں کائناتیں ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قصبہ دار کے ساتھ رکھ رکھے ہیں اس لئے انہیں نماز جتنے میں ہے اور میری

ذٰلِكَ نَدْعُوْا لِمَا نَكْتُمُ عَلٰی عٰلَمٍ مَّرْكُوْمٍ
 اے محمدؐ! ہم اس بات کو بھی براہِ حق کہتے ہیں کہ
 وَيَسْتَعِزُّكَ عَنْ ذٰلِی الْقَرْبٰتِیْنَ قُلْ سَاعَتُوْا
 اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اے نبیؐ! تم
 عَلٰی كُمْ هٰذِهِ ذِكْرًا لِّمَا كُنْتُمْ فِی الْاَرْضِ
 تم پر اس کی خبر ہے جو تم پر اس حدیث میں ہے اور اس حدیث میں
 وَانْصَبْ لِّهِنَّ كُلَّ شَیْءٍ مِّمَّا
 اے محمدؐ! ان کے لیے ہر چیز سے جو

والاقرع

ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنے چھ بھائیوں کے ساتھ ساتھ

پچھلے دنوں کے انٹرویوز دیکھ کر یہ بات سامنے آئی ہے کہ گورنر صاحبہ نے جس کے خلاف عدالتی کارروائی چلائی ہے اس شخص کے خلاف فیروز خان نے ایسا نہ کیا جیسا کہ عدالت نے حکم دیا تھا۔

آغہ کا قاتل برکات کا ظہور:

مذہبِ حقانی نے دشمن کو غمزدہ کر کے کیا اپنے پیوت سے چلوں اور پیراں
 کو اکابر دور از سر قرار پائی رکھتے دکھایا کہ وہ نہ چٹا چٹا بیانی ہوگا اور اس
 قدر کہ نہ تاج نہ ہوگی نہ کوئی ایک اور ایک نہ ماضی نہ گزشتہ نہ مستقبل
 کو ایک ہی رنگ و نوا میں کیچنے کی جھڑپ نہ کرے یہ وہ مصلحتیں ہیں کہ جو ہر
 مگر اس قدر انصاف ہوئی کہ یہ نہ مانجی کہ ایک ہی مصلحت ہوتی نہ ماضی سے
 لئے کافی نہ ہوگا اور ایک ہاتھ کا گروہ ایک قبیلہ کے سب آدمیوں کو کافی
 نہ ہو جائے گا اور ایک کئی کئی گروہ یعنی ہزاروں کو کافی نہ ہو جائے گا۔

سب مومنوں کی وفات:

(یہ غیر معمولی ہجرت اور امن و امان کا زمانہ ہو چکا تھا۔) اس وقت حق تعالیٰ ایک عظیم الشان اور اچھا لمحہ کسی کی وجہ سے سب مسلمانوں کی نظروں کے نیچے آیا۔ خاص کر اہل خلیفہ کا جو زمانہ یہ تھا اور سب کے سب وفات پا چکے تھے، اور باقی صرف شریعہ کا نفاذ ہو رہا تھا۔ جو زمین پر چھوڑا ہوا تھا، اس کی جانکاواری کی طرح کسی کے لیے کسی کی باتوں پر قائم رہنے کی تھی۔

یا جوج ما جوج کی فتوحات۔

[illegible]

وجہاں دے دے:

وہاں کے ختم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ اضافہ بھی ہے کہ، ہمارے یہ مشورے دوسرے بھائیوں اور غریبوں کے استغناء پر مبنی نہیں بلکہ خود اپنے لیے ہوئے ہے۔

ایک ہی پرست آری:

اس وقت آپ کی دھال کے پاس آئے گا، اور وہ آپ کی اس وقت کے

وہابی کا حق:

حضرت عثمانؓ جیسے اسلام و جاہل کھلاؤں کو گریباں سے یہ سب محمد کو پہنچا دیا۔ وہ اللہ پر جانچ کر پہنچا دیا۔ یہ سب اب بھی بیتِ افسوس کے قریب اس نام سے سوچو گے اور اہل حق کو برا نہ کہے۔

لکھنؤ، ۱۰ مئی ۱۹۴۷ء

یہ خدمتِ مہینہ عیدِ السلام کو گناہ کی بات نہ کرنا چاہیے اور نہ جہادِ شغفہ کی بات کی جہادِ باطنی ہے اور نہ جہادِ باطنی کی بات کی جہادِ باطنی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اچھی ہی حال میں ہوں گے کہ حق تعالیٰ کا قسم
 جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ ان میں ان لوگوں کو بھیجا کہ ان کے عقابہ کو کہیں
 کہ وہ کہتے ہیں کہ اب مسلمانوں کو کھجور کے ٹوکے مل رہے ہیں اور انہیں عیسیٰ
 علیہ السلام ہی کی طرف سے ہے۔

ما جوت ما جوت کا خروج

[illegible]

مسلمانوں کی بنیاد گیری:

حضرت عائشہؓ نے اسلام اور ان کے ارکان کا تصور چنانچہ اپنی ہی سے اور دوسرے مسلمان اپنے آپ سے حاصل کیا۔ ان لوگوں میں یہ انداز کس کے کھانے کے پیچھے کا سامان ساتھ لے کر آکر وہاں پہنچ جانا ایک عمل کے سر کو سمجھ کر نہ ہے۔ یہ سچ سمجھا جاتا تھا۔

مؤمنوں کی زعامت اور مایحوج مایحوج کی موت:

[illegible]

تو کھنکھانے لگے، اس کے ساتھ سے نکلتے ہیں۔

(۱۶) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۷) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۸) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۹) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۰) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۱) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۲) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۳) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۴) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

نہایت چوڑی، کھنکھانے کا وقت قریب آگیا ہے اور اس کے اندر وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ سے نکلتے ہیں۔

(۱۵) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۶) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۷) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۸) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۱۹) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۰) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۱) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

(۲۲) اور چونکہ جوئی نے کھنکھانے کی بات اس وقت کی تھی کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ رہتا تھا اور اس کی صحبت سے ہے۔

